



مسلک
الحق
کادائی

المنشور

مکرمہ جمعیت
الحق
پاکستان
کارتون

جلد: 47 | ۸ تا ۱۲ اذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ | 12 تا 18 اگست 2016ء | شمارہ: 32



قیام پاکستان میں
علمائے اہلحدیث کا کردار



صحابہ کرام
صحابہ سے محبت ایمان کی علامت!



کشمیر

اقوام متحدہ

کاپنی قرار دین پر عمل کرنا
اس کی نااہلی کی دلیل ہے
امیر محمد شاہ جعفر



14TH AUGUST

قوی محاسبے اور تجدید عہد کا دن!

پاکستان کا
مطلب کیا
لا الہ الا اللہ!

HAPPY INDEPENDENCE DAY



شوہر دیدہ عورت کیلئے ولی کی شرط.....!؟



مسیبوق کے لیے امام کی اقتداء.....!؟



باجامعت نماز چھوڑنے کا عذر.....!؟

فنان
پیشہ

درس قرآن

باب پندرہم احکام حاد

اسلام.... باہمی محبت کی بنیاد

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ (ال عمران: 103)
 ”اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔“

اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر بیش بہا نعمتیں ہیں جن سے وہ ہر لمحہ مستفید ہو رہے ہیں لیکن کچھ نعمتیں اور احسانات اللہ نے اپنے خاص بندوں کے لیے مختص کر رکھے ہیں اور ان سے وہی لوگ مستفید ہوتے ہیں جو حقیقی معنوں میں خالق کے سامنے سر تسلیم خم کر رکھتے ہیں اور اس کے احکامات و فرامین کو سن بلا تاہل مانتے اور ان پر کار بند رہتے ہیں۔ انہیں نعمتوں میں سے ایک ذہن کا سکون اور دل کا طمینان، دلوں میں محبت کے جذبات اور سینوں کا کینہ، بغض اور عداوت جیسی آلائشوں سے پاک ہونا ہے اور آپس میں مل جل کر پیار و محبت اور اتفاق و اتحاد سے زندگی کے مراحل طے کرنا ہے۔ ایک مسلمان معاشرہ میں اتفاق و اتحاد کا ماحول بھی ممکن ہے جب افراد معاشرہ حقیقی معنوں میں اسلام پر عمل پیرا ہونا شروع کریں، اسلام میں ذکر کردہ اوصاف حمیدہ کو الفاظ سے نکال کر اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں اس حالت کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں اہل عرب اسلام سے پہلے زندگی کے ماہ و سال گزار رہے تھے۔ گروہوں کی آپس میں ذاتی رنجش، قبائل کا چھوٹے چھوٹے معاملات میں تلواریں نگیں کر لینا اور لاشوں کے انبار لگانا، شب و روز کے کشت و خون اور ایک دوسرے سے مال چھیننا اور حسب و نسب پر فخر کرتے ہوئے دوسروں کو حقیر اور اپنا غلام سمجھنا یہ تمام چیزیں اسلام سے پہلے عرب کے ماحول میں موجود تھیں پھر اللہ نے انہیں نعمت اسلام سے نوازا اور یہی لوگ جو بات بات پر مرنے اور مارنے پر تل جاتے تھے اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، باہم مل کر شیر و شکر ہو گئے، اور ایثار و محبت کی ایسی ایسی داستانیں رقم کر ڈالیں کہ بعد میں آنے والوں نے ان کی مثالیں دینا شروع کر دیں۔

یہ سب کچھ کیسے اور کیونکر ممکن ہوا؟ صرف اور صرف نعمت اسلام کی وجہ سے اور قرآن کریم نے بھی اسی چیز کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ: ”اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔“

آج ہمارا معاشرہ بھی کچھ ایسی ہی تصویر پیش کر رہا ہے کہ بھائی اپنے سگے بھائی کے گریبان کو ہاتھ ڈالے ہوئے ہے، رشتہ داریاں تک بغض و عداوت اور رنجشوں کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں، عصبيت اور برادری ازم کے نعرے بلند ہو رہے ہیں، سینوں میں رنجش اور کینہ ہے ایسی حالت میں جو چیز ہمارے معاشرہ کو محبت کے دھارے میں پروا دے سکتی ہے وہ صرف اور صرف اسلام ہے آج اگر ہم بھی اسلام پر اس کی روح کے مطابق عمل کرنا شروع دیں تو وہی محبت و الفت اور بھائی چارہ نظر آئے گا جس کی مثال اللہ نے اس آیت مبارکہ میں ذکر فرمائی ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ افراد، اسلام کی بنیاد پر اکٹھے ہو جائیں، تب لوگوں کے دلوں میں ایمان کی وجہ سے محبت پیدا ہو جائے گی، باہمی محبت اور مدد کے لحاظ سے یہ معاشرہ فرد واحد کی حیثیت اختیار کر جائے گا، اور پھر ہمیں اس حدیث مبارکہ کا مفہوم بھی سمجھ آئے گا کہ ”مومنوں کی محبت و الفت اور آپس میں ہمدردی کی مثال ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر جسم کے کسی بھی حصہ میں تکلیف ہو تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔“

درس حدیث

باب پندرہم علیہ السلام احکام حاد

نماز تہجد

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله ﷺ: "يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟"] (متفق عليه)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہمارا رب جو برکتوں والا اور بلند ہے ہر رات آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کون پکارے گا؟ میں اس کی پکار کو قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگے گا؟ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے گا؟ میں اسے معاف کر دوں۔“ (بخاری و مسلم)

تہجد کی نماز نفل کی عبادت ہے اس کا ثواب اور فائدہ بہت زیادہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے باقاعدگی سے آخری وقت تک تہجد کی ادائیگی کا اہتمام فرمایا۔ آپ ﷺ بہت لمبا قیام فرماتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر درم آ جاتا۔

ذکر کردہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو کہ عرش پر تشریف فرما ہے ہر رات پہلے آسمان پر اتر آتا ہے اور اپنے بندوں کو آوازیں دیتا ہے: ”اس وقت مجھے جو بھی پکارے گا میں اس کی پکار سن کر اس کی مراد پوری کروں گا۔ جو کوئی مجھ سے مانگے گا میں عطا کروں گا۔ کون ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے گا؟ میں اس کو معاف کر دوں۔“

جب رات کے دو حصے گزر جائیں اور تیسرا حصہ باقی ہو تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔ یہ وقت دعاؤں کی قبولیت کے لیے بہت مناسب ہے۔ نماز تہجد کی آٹھ رکعات ہیں جو دو دو رکعت کی صورت میں ادا کی جاتی ہیں وتران کے علاوہ ہیں۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ”آپ ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ رات کی نماز گیارہ رکعات ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔“ ان میں آٹھ رکعات نفل اور تین وتر شامل ہیں۔ بعض روایات میں تیرہ رکعات کا ذکر ہے اس میں دو رکعت تحیۃ الوضو کے شامل کیے جاتے ہیں۔ تہجد کی اصل نماز تو آٹھ رکعات ہیں لیکن اگر وقت کم ہو تو چھ نفل پڑھے جائیں پڑھ کر طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر ادا کر لینے چاہئیں۔ تراویح کی نماز دراصل تہجد کی نماز ہی ہے، لوگوں کی آسانی کے لیے نماز عشاء کے بعد پڑھنے کی رعایت دی گئی ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد تہجد کی نماز سے پہلے نیند پوری کر لی جائے تا کہ نماز تہجد میں کالی نہ ہو۔ لیکن تہجد کے لیے سونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص سفر یا کسی کام کی وجہ سے جاگتا رہا اور تہجد کا وقت ہو گیا تو اسے تہجد ادا کرنے کی اجازت ہے۔

نوافل میں سب سے افضل نماز تہجد ہے لہذا اس نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس طرح اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور انسان طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

اسلام ایک کامل دین

بعض مغرب زدہ لوگوں کی خام خیالی ہے کہ اسلام کے عقائد اس کی تہذیب، تمدن، روایات اور خیالات چودہ سو سال پرانے ہیں اور زمانے کے تقاضے سننے ہیں۔ اس لیے انہیں جدید حالات کی روشنی میں ڈھالنا ضروری ہے۔ یہ نظریہ اسلامی اقدار کے سراسر خلاف اور اس کے کسی پہلو سے بھی مطابقت نہیں رکھتا کیونکہ اسلام اتنا ہی جدید مذہب ہے جتنا کہ قدیم ہے۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلام ایک متحرک اور عالمگیر دین ہے جو ترقی پذیر اور ہر لمحہ تغیر پذیر زندگی کے لیل و نہار کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ اسلام زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں میں خود نہیں ڈھلتا بلکہ اپنی عالمگیر، آفاقی اور نکتہ رس حکمت و تدبیر کے سانچوں میں ان تقاضوں کو ڈھال لیتا ہے اس لیے کہ ہر دور کے تقاضوں کی تکمیل و اصلاح کے بغیر اس کی ابدیت پر حرف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسلام کو دنیا بھر کے لیے دین کامل بنایا ہے اور اس کی عظمت و برکت کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَوَضَّيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ ”میں نے آج اس دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کی تکمیل کر کے تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔“ دوسرے مقام کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے علاوہ جو کوئی دوسرا دین لائے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات کسی جذباتیت کی بنا پر نہیں بلکہ علی وجہ البصیرت کہی جا سکتی ہے کہ انسانیت کی فلاح و بہبود اسلام اور صرف اسلام سے وابستہ ہے کیونکہ یہی وہ دین ہے جسے خالق کائنات نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے بھیجا۔ جس کی آخری اور مکمل ترین اور آفاقی صورت انسانیت کو خاتم المرسلین رحمۃ اللعالمین ﷺ کے ذریعے عطا ہوئی ہے اور بھلائی کا راز صرف اس دین کی مخلصانہ پیروی میں مضمر ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آج بھی ہوئی انسانیت رشد و ہدایت کے اس واحد ازلی سرچشمے کی طرف کب رجوع کرتی ہے؟ اس کا بڑی حد تک انحصار اس کے افکار و اعمال اور آخرت کی زندگی کی فکر سے وابستہ ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کی اپنی تہذیب، اپنے عقائد، اپنی روایات و اقدار ہیں جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایک محمّد انقلاب برپا کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے اپنے فکر و عمل کی اساس بنایا جائے۔ اسلام ایسے اصول اور اسلوب حیات پیش کرتا ہے جو انسان کی دنیا و آخرت میں بھلائی کا موجب ہے۔ اسلام وہ دین ہے جس میں حقوق انسانی کی مکمل ضمانت موجود ہے۔ یہی وہ مذہب ہے جو انسانی مساوات اور عالمی اخوت کا پیامبر ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”تمام انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہیں۔ گورے کو کالے پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت نہیں مگر تقویٰ ہی وجہ امتیاز ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ﴾“ یعنی ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے آگے ہے۔“

ابراہیم لنگن نے دنیا میں اس وجہ سے بڑی شہرت حاصل کی ہے کہ اس نے شمالی امریکہ میں غلاموں کو آزادی دی تھی جبکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے صدیوں پیشتر یہ عمل خود کر کے دکھایا تھا۔ آپ غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے۔ اس وقت معاشرے میں غلاموں کو جس قدر حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اس سے بڑھ کر عظمت عطا کی۔ صہیب رومی ہو یا بلال حبشی ظاہر جوش کے سیاہ فام جو کئی سال غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہے اور عرب جنہیں قبائلی حد بندیوں اور تفوق و برتری پر ناز ہوتا تھا۔ اس معاشرے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو یہ عظمت بخشی کہ انہیں مؤذن بنا کر بلند و بالا کر دیا جبکہ ان کا تلفظ بھی بہت اچھا نہیں تھا۔ اس سے واضح ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظاہری الفاظ کو اہمیت نہ دیتے تھے بلکہ ان کی نظائیں اس جذبہ و خلوص پر تھیں جو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے دل کی گہرائیوں میں گردش لے رہا تھا۔

اس وقت دنیا میں دو معاشی نظام برسرِ پیکار ہیں۔ ایک طرف سرمایہ داری نظام ہے اور دوسری طرف سوشلزم جو کیونز م کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ دونوں نظام انسانیت کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ دنیا اس حقیقت کو فراموش کر چکی ہے کہ سوشلزم اور مغرب کی مادی قدروں کے مابین اسلام ہی وہ فطری نظام حیات ہے جو انسانیت کو تباہی اور ہلاکت سے بچا سکتا ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اسلامی قدروں کو اپنا کر فلاح و صلاح کا رستہ اختیار کریں۔ رسول اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ وہ دنیا کو گمراہی سے نکال کر صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیں۔ ہمیں یہ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وطن عزیز میں بچوں کے انگوٹھ کی وارداتیں جس تسلسل کے ساتھ ہو

بدر علی
بشیر انصاری
ایم اے

☆ جناب پروفیسر فاضل عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 قیامت کے روز نیکوں کا پلا (خطبہ حرم)
- 9 عبادت صرف ایک اللہ کی!
- 12 دفاع صحابہ گرام
- 14 ۱۳ اگست پوم تجدید عہد!
- 16 ہر ادب اور وحدت الوجود کا موازنہ
- 18 تحریک پاکستان اور طالعہ احمدیہ
- 19 مدینہ منورہ میں دہشت گردی
- 20 حرمت حرمین سے حرمت انسانیت تک
- 24 منزل کی تنہا ہے تو کج ہمد سلسل
- 25 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط و کتابت کیلئے
اور تیل زینت کے نام موصول ہوتے

پتہ: ہفت روزہ ”انشاد“ چوک انشاد

(المعرفہ چوک) 106 راولپنڈی 54000

فون: 042-37725525 / 042-37720257

E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون کیلئے

① میزان یک براچ کوڈ: 0211 0100270239
② لاہوری U.B.L. اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک

سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
بذریعہ دی 650/- روپے
بیرونی نمائندگ سے 6000/- روپے
نی پرچہ 20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”بشیر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدہ لاہور سے چھوٹا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

رہی ہیں وہ ہر حساس شخص اور صاحب اولاد کے لیے باعث تشویش ہیں۔ جن ماؤں کے لخت جگر ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکے ہوں اور وہ ان کے حالات سے بے خبر ہوں کہ وہ کن مشکلات سے دو چار ہوں گے۔ ان کے شب و روز کس کرب سے گزرتے ہوں گے یہ بات بڑی اندوہناک ہے۔ اغواء کاروں نے اغواء برائے نام کے مختلف طریقے ایجاد کر لیے ہیں۔ عام دیکھنے والوں کو پتہ نہیں چلتا کہ بچہ اپنی مرضی سے کہیں جا رہا ہے یا کسی نے اسے ساتھ چلنے کے لیے پابند کر لیا ہے۔ اغواء کار اسے مناسب مقام پر لے جا کر اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں۔ مسئلہ بچوں تک ہی محدود نہیں سابق وزیر اعظم محمد یوسف رضا گیلانی، گورنر تاثیر اور سندھ کے چیف جسٹس کے صاحبزادے اغواء کر لیے گئے جو بازیاب ہو چکے ہیں۔ تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ اغواء برائے نام کے مجرموں اور ان کے معاونین کو پکڑ کر عدالت کے کٹہرے میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔

حقیقی بات یہ ہے کہ آج سسکتی ہوئی انسانیت اس دور کی متلاشی ہے جب کوئی انسان بھوکا نہیں سوتا تھا۔ جب بڑھیا کی جھوپڑی شاہی محل کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔ جب عدل و انصاف لوگوں کی دلہیز پر میسر آ جاتا تھا۔ جب ڈکیتی اور قتل ناحق کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ جب حکمران رات کو چوکیدار کا فرض انجام دیتا تھا۔ یہ حالات اس وقت میسر آئیں گے جب ہم اللہ وحدہ کی چوکھٹ پر سجدہ ریز اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر پوری طرح عمل پیرا ہو جائیں گے۔

اقوام متحدہ کشمیر پر اپنی قراردادوں پر عمل درآمد نہیں کر اسکا جو اس کی نااہلی کی دلیل ہے۔ امیر محترم

کشمیری عوام کو یو این اور قراردادوں کے مطابق حق خود ارادیت دیئے بغیر علاقائی اور عالمی امن کو یقینی نہیں بنایا جاسکتا۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کشمیر پر اپنی قراردادوں پر عمل درآمد نہیں کر اسکا جو اسکی نااہلی کی دلیل ہے۔ ایک کتے پر تشدد برداشت نہ کرنے والا مغرب کشمیریوں کی نسل کشی پر خاموش کیوں ہے؟ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ لاکھوں کی تعداد میں کشمیریوں کے بھارت مخالف مظاہروں کے باوجود بھارت کشمیر پر اپنی اٹوٹ انگ والی ہٹ دھرمی پر بضد ہے۔ جب تک کشمیر پر بھارت کی ظلم و بربریت جاری رہتی ہے پاکستان کو مذاکرات نہیں کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی فوجوں اور پیرامیٹری فورسز کے کشمیری عوام پر ظلم و جبر کے حربوں میں بھی کوئی کمی نہیں آئی۔ سری نگر سمیت مقبوضہ وادی میں کرفیو کا مسلسل نفاذ ہے اسکے باوجود آزادی کے متوالے کشمیری باشندے نئے جوش و جذبے کے ساتھ گھروں سے نکل کر ظالم بھارتی فوجوں کے آگے سینہ سپر ہیں۔ مقبوضہ وادی میں انٹرنیٹ سروس بند کرنا بوکھلاہٹ کا ثبوت ہے۔ قتل عام کے علاوہ پیلٹ فائرنگ کے ذریعے نوجوان کشمیری خواتین اور مردوں کو مستقل طور پر بینائی سے محروم کر رہی ہیں۔ یہ آزادی کی تحریکوں کا گلا دبانے کا بدترین اور دنیا بھر میں اچھوتا جھنڈہ ہے۔ اسکے باوجود کشمیری عوام کے حوصلے پست نہیں ہوئے بلکہ نعرہ مستانہ لگاتے اپنی منزل کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کو یو این اور قراردادوں کے مطابق حق خود ارادیت دیئے بغیر علاقائی اور عالمی امن کو یقینی نہیں بنایا جاسکتا۔

فرانس میں دہشت گردی کی آڑ میں مساجد کی بندش کا اقدام قابل مذمت ہے۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ فرانس میں دہشت گردی کی آڑ میں مساجد کی بندش کا اقدام قابل مذمت ہے۔ دہشت گردی کو مسجد کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔ اسلام میں دہشت گردی اور بے گناہوں کے قتل کی ہرگز اجازت نہیں۔ دہشت گرد عناصر کو اسلام کے کھاتے میں ڈالنا عصیت کا اظہار ہے۔ مرکزی دفتر میں علما کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ مساجد عبادات کا مرکز اور جائے امن ہیں۔ جہاں مسلمان نماز اور ذکر اذکار کرتے ہیں۔ اگر کوئی چور چوری کر کے مسجد میں چھپ جاتا ہے تو اس میں مسجد کا کیا قصور ہے؟ دہشت گردی کی تعلیم دینے والے عناصر کے خلاف ضرور کارروائی کی جائے مگر مساجد کی بندش کی پالیسی درست نہیں، اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے اور مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تخریب کا رعب ہر مذہب میں موجود ہے۔ ان کا تذکرہ اس انداز سے کیا جائے کہ جس سے مذہب اور عبادات کے مراکز کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ مساجد میں عبادات سے روکنا، غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی اقدام ہے۔ فرانس میں مسلمانوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ انہیں مساجد جانے سے روکنے اور انکی مسجدوں کی بندش سے مزید اشتعال پیدا ہوگا جس کے مسلم کمیونٹی پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اب تک بیس مساجد کو بند کر دیا گیا ہے جبکہ مزید کو بھی بند کرنے کا ارادہ ہے۔ حالانکہ فرانسیسی مسلمانوں کی طرف سے پیرس میں خون ریز حملوں سمیت ہر طرح کی دہشت گردی کے خلاف خطبات کے دوران ملک کی تمام اڑھائی ہزار مساجد میں بھرپور مذمت کی گئی تھی۔ اس کے باوجود مسلمانوں کے گرد گھیراؤ تنگ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ اقدام قابل مذمت ہے اور دنیا کے امن کے لیے خطرے کی علامت ہے۔

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی برطانیہ روانگی

لاہور ۳ اگست ۲۰۱۶ء۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر ﷺ آج یہاں سے برطانیہ روانہ ہو گئے۔ علامہ اقبال ایئر پورٹ پر ناظم مرکزی سیکرٹریٹ حافظ بابر فاروق رحیمی اور دیگر احباب نے دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ آپ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے زیر اہتمام ۳۹ ویں اسلامی دعوت کانفرنس بتاریخ ۱۲، ۱۳ اگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار برمنگھم میں خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ نیز مانچسٹر بریڈ فورڈ لندن، گلاسگو اور دیگر مقامات پر اپنے اعزاز میں استقبالیہ تقریبات اور جماعتی اجتماعات میں شریک ہوں گے۔ (ادارہ)

بیت
الو محمد عبدالستار
مركز الدراسات الاسلاميه

Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

شوہر دیدہ عورت کے لیے ولی کی ضرورت

سوال اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے یا وہ مطلقہ ہو تو کیا اسے پھر عقد ثانی کے لیے ولی کی ضرورت ہے یا وہ اپنا نکاح کرنے میں خود مختار ہے قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

جواب شوہر دیدہ عورت کے نکاح کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”شوہر دیدہ اپنی ذات کے متعلق اپنے سرپرست کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہے۔“ (ابوداؤد الاطلاق: ۲۰۹۸) ایک روایت میں ہے کہ سرپرست کو بیوہ کے معاملہ میں کوئی دخل حاصل نہیں یعنی وہ خود مختار ہے۔ (نسائی، النکاح: ۳۲۶۵)

اس قسم کی دیگر احادیث سے کچھ حضرات نے جو مسئلہ کشید کیا ہے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے یا وہ مطلقہ ہو تو اسے اپنے سرپرست کی کوئی ضرورت نہیں وہ اپنا نکاح کرنے میں خود مختار ہے۔ حالانکہ احادیث کا قطعاً یہ منشا نہیں کیونکہ دین اسلام میں سرپرست کی اجازت صحت نکاح کے لیے بنیادی شرط ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ زندگی کے اس اہم فیصلے میں عورتوں پر جبر نہیں کرنا چاہیے کہ بندھن کا فیصلہ ان کی رضا مندی سے کرنا چاہیے بلکہ شوہر دیدہ سے بالوضاحت مشورہ لیا جائے اور جہاں وہ عندیہ دے سرپرست کو چاہیے کہ وہیں اس کا نکاح کر دے بشرطیکہ وہاں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو۔ اس سلسلہ میں درج ذیل حدیث بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ ”ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے۔“ (ابوداؤد النکاح: ۲۰۸۵)

اس روایت کو متواتر تک کہا گیا ہے اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرنے والے سیدنا ابو موسیٰ اشعری، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابو ہریرہ و دیگر صحابہ کرام رحمہم اللہ ہیں۔ مذکورہ بالا حدیث جس میں شوہر دیدہ کو اپنی ذات کے متعلق زیادہ حقدار قرار دیا گیا ہے ہمارے رجحان کے مطابق اس کا درج ذیل مفہوم ہے:

❊ دور جاہلیت میں اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو اس کی بیوہ کو بھی ترکہ شاریا کیا جاتا تھا۔ خاوند کے ورثاء اس پر اپنا حق رکھتے تھے کہ اسے بے نکاح رہنے دینے یا اس کی مرضی کے بغیر جہاں چاہتے نکاح کر دیتے، قرآن کریم نے وضاحت کر کے اس رسم بد کا خاتمہ کیا ہے۔ (النساء: ۱۹)..... رسول اللہ ﷺ نے بھی قرآن کریم میں بیان کردہ حکم کی تائید کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”شوہر دیدہ اپنی ذات کے متعلق اپنے سرپرست کی بہ نسبت زیادہ حق دار ہے۔“..... اس حدیث کا قطعاً یہ مفہوم نہیں ہے کہ سرپرست کی اجازت کے بغیر وہ از خود اپنا نکاح کر سکتی ہے۔

❊ اس حدیث کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ خاوند کے انتخاب میں وہ خود مختار ہے، سرپرست کو چاہیے کہ وہ اس کے جذبات کی پاسداری کرے اور جہاں وہ عندیہ دے وہاں نکاح کر دے۔ بہر حال دین اسلام میں انتہائی توازن و اعتدال ہے اس میں نہ تو سرپرست کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے اس کا نکاح کر دے اور نہ ہی عورت مطلق العنان ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے شادی رچا لے بلکہ سرپرست کو چاہیے کہ وہ اپنی زیر دست کو اعتماد میں لے اور لڑکی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے سرپرست کی عزت و ناموس کی پاسداری کرتے ہوئے اس کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائے۔ واللہ اعلم!

مسبوق کے لیے امام کی اقتداء

سوال ایک امام ظہر کی نماز پڑھا رہا ہے اس نے تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا یا دو لانے پر اس نے رکعت مکمل کی اور جہدہ سہو کر لیا اب جو نمازی دوسری یا تیسری رکعت میں ملے ہیں وہ کیا امام کے ساتھ رکعت پڑھیں گے؟ یا اپنی الگ نماز مکمل کریں گے؟ کیونکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ کھڑے ہو گئے اور اپنی فوت شدہ رکعات شروع کر چکے ہیں۔ رہنمائی فرمائیں۔

جواب سوال میں بیان کردہ صورت حال کے پیش نظر جو نمازی بعد میں شامل ہوئے ہیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی فوت شدہ نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے ہو چکے ہیں ان کے لیے دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی وہ اپنی نماز علیحدہ طور پر بھی مکمل کر سکتے ہیں اور دوبارہ امام کی اقتداء میں واپس آ سکتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❊ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اس کی اقتداء سے آزاد ہو چکے ہیں لہذا وہ اپنی انفرادی نماز کی نیت سے اپنے طور پر اپنی نماز مکمل کر لیں۔ شریعت میں اس امر کی دلیل موجود ہے کہ اگر

مقتدی کسی شرعی عذر کی وجہ سے امام سے الگ ہو کر اپنی نماز مکمل کر لیتا ہے تو اس کی گنجائش ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عشاء کی نماز پڑھتے پھر فراغت کے بعد واپس آ کر اپنی قوم کی امامت کراتے اور لمبی لمبی سورتوں کی قراءت کرتے۔ ایک دیہاتی نے اس صورت حال سے تنگ آ کر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی اقتداء کو ختم کر کے اپنی الگ نماز پڑھ لی۔ جب معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو سخت ست کہا لیکن اس دیہاتی سے کچھ نہیں فرمایا۔ (بخاری الاذان: ۷۰۵)

اس حدیث کی بناء پر مسبوق حضرات جب امام کے سلام پھیرنے کی وجہ سے آزاد ہو چکے ہیں تو انہیں اپنی انفرادی طور پر نماز مکمل کر لینے کی اجازت ہے اور شرعاً اس میں کوئی قباحہ نہیں۔

ان کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ دوبارہ امام کی اقتداء میں واپس آ جائیں اور امام کی اقتداء میں اسے مکمل کر لیں۔ چنانچہ محدث العصر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس کی صراحت کی ہے کہ وہ امام کی اقتداء کی نیت کر سکتا ہے اور شرعاً اس میں کوئی قباحہ نہیں۔ (شرح معجم: ج ۲ ص ۳۱۴)

جس طرح دوسرے لوگ امام کے سلام پھیرنے کے بعد آزاد ہو گئے تھے اور وہ پھر امام کی اقتداء میں واپس آ گئے اسی طرح مسبوق حضرات بھی واپس کی نیت کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

سوال سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ کس حدیث میں ہے کہ وہ کھجوریں لے کر رسول اللہ ﷺ کے ہاں آئے اور آپ سے ان میں برکت کے لیے دعا کرنے کی فرمائش کی وہ کھجوریں کافی دیر تک استعمال کرتے رہے۔ اس حدیث کی نشاندہی کر دیں۔

جواب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: ”وہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے کھجوریں رکھتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان میں خیر و برکت کی دعا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے دعا فرمانے کے بعد مجھے کہا: ”انہیں اٹھاؤ اور اپنے توشہ دان میں ڈال لو جب تمہیں ضرورت پڑے تو اس میں ہاتھ ڈال کر کھجوریں نکال لینا انہیں زمین پر ڈھیر نہ کرنا۔“ اللہ تعالیٰ نے ان میں اتنی برکت ڈالی کہیں نے کئی وقت اللہ کی راہ میں خرچ کیں اور انہیں خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ میں نے اس توشہ دان کو اپنی کمر سے باندھ رکھا تھا اور وہ میرے پاس ہی رہتا تھا۔ افسوس کہ جس دن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو وہ میری کمر سے ٹوٹ کر کہیں گر گیا۔“ (جامع ترمذی مناقب: ۳۳۹)..... امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے۔ (مسند امام احمد: ج ۲ ص ۳۵۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انتہائی خوش قسمت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کئی ایک واقعہ پر خیر و برکت کی دعا فرمائی تھی۔

باجماعت نماز چھوڑنے کا عذر

سوال شریعت میں کوئی ایسا عذر بھی ہے جو تندرست آدمی کے لیے نماز باجماعت چھوڑنے کا باعث ہو کچھ حضرات اس معاملہ میں بہت سختی کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ نماز باجماعت ہی ہوتی ہے اکیلے نماز پڑھے تو نماز نہیں ہوتی۔

جواب نماز باجماعت فرض ہے بلاوجہ اسے ترک نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ تاجنا محض رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے گزارش کی کہ مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے کیونکہ مجھے ہاتھ سے پکڑ کر لانے والا کوئی نہیں جو مجھے مسجد میں نماز کے لیے لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت دے دی جب وہ واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اذان سنتے ہو؟“ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر نماز کے لیے ضرور مسجد ہی آؤ۔“ (مسلم المساجد: ۶۵۳)

شریعت میں دو عذر نمایاں طور پر بیان ہوتے ہیں جن کے پیش نظر جماعت کو چھوڑا جاسکتا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

کھانے کی شدید حاجت اور کھانا سامنے آجائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب رات کا کھانا پک کر سامنے آجائے اور جماعت کھڑی ہو تو پہلے کھانے سے فراغت حاصل کرو۔“ (مسلم المساجد: ۵۵۷)

قضاء حاجت محسوس ہو تو نماز سے پہلے فارغ ہو لینا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ”جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت کی ضرورت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ نماز سے پہلے قضاء حاجت کرے۔“ (نسائی الامانہ: ۸۵۳)

قیامت نیکیوں کا پلڑا بھاری کرنے والی چیزیں کے روز

امام مسجد الحرام
فضیلہ الشیخ
ڈاکٹر صالح آل طالب

ترجمہ — جناب محمد عارف الیاس

جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ

24 شوال 1437ھ / 29 جولائی 2016ء

حمد و ثناء کے بعد:

بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے، بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اپنے طور پر ایجاد کی گئی عبادتیں بدترین اعمال ہیں۔ ہر نئی ایجاد کی گئی عبادت بدعت ہے۔ ہر بدعت گمراہی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَيْرِهِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحشر)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اُس نے کُل کے لیے کیا سامان کیا ہے؟ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے اُن سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔“

اللہ کا تقویٰ اختیار کیجیے۔ امید

ہے کہ آپ کو کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ نیک اعمال کثرت سے کرتے رہیے کیونکہ عن قریب آپ کو بھی اس دنیا سے چل بسا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَ مَنْ أَسَاءَ فَعَلِيَهَا ثُمَّ إِلَيَّ رُجُوعٌ﴾ (العنكبوت)

”جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لیے کرے گا، اور جو برائی کرے گا وہ آپ ہی اس کا خمیازہ بھگتے گا پھر جانا تو سب کو اپنے رب ہی کی طرف ہے۔“

ایچھے اور برے حالات میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیے۔ جب قبروں میں پڑے عزیز یاد آئیں تو خود کو بھی انہی میں شمار کر لیا کریں اور اگر دنیا کی کوئی چیز دل میں کھب جائے تو اس چیز کے انجام پر بھی ضرور غور کر لیجیے؟

اللہ کے بندو! جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو ان کے جسم بے لباس ہوں گے، قدم خالی ہوں گے اور ہونٹ سوکھے ہوں گے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مَشْهُودٌ﴾ (ہود)

”وہ ایک ایسا دن ہوگا جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور پھر جو کچھ بھی اُس روز ہوگا سب کی آنکھوں کے سامنے ہوگا۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿وَرَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ كُنْ يُبْعَثُونَ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّيَنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ (التغاب)

”مگر میں نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے ان سے کہو: نہیں، میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر ضرور تمہیں بتایا جائے گا کہ تم

اس دن ہر شخص تمنا کرے گا کہ کاش میرے پاس کوئی نیکی

ہوتی تو میرا پلڑا بھاری ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے اعمال سکھائے ہیں کہ جن کے ذریعے سے قیامت کے روز نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو سکتا ہے۔

نے (دنیا میں) کیا کچھ کیا ہے اور ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔“

اس دن ترازو نصب کیے جائیں گے اس لیے کہ لوگوں کے اعمال کو تولتا جائے اور اللہ تعالیٰ کا عدل ظاہر ہو گا۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَنُفِخَ الْبُورُ الْقَيْصُ لِيُوزَنَ الْقِيَمَةُ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۚ وَإِنْ كَانَ وَثْقَالٌ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۚ وَ كُفَىٰ بِهَا حُسْبِيَّةً﴾ (الأنعام)

”قیامت کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا جس کا رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے اور ہم حساب کے لیے ہم کافی ہیں۔“ (التغاب)

اسی طرح فرمایا:

﴿كَفَنَّاكَ مَوَازِينُهُ فَأَوَّلَكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأَوَّلَكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ﴾ (المدن)

”اُس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈال لیا وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔“

کامیاب تو وہ ہوگا کہ جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور ناکام و نامراد وہ ہوگا جس کا نیکیوں کا پلڑا ہلکا رہ گیا۔ فرمان الہی ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاہِيَةٍ ۚ وَ أَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ حَامِيَةٍ﴾ (الانعام)

”پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔ وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کی جائے قرار کبریٰ کھائی ہوگی اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ۔“

اس دن ہر شخص تمنا کرے گا کہ کاش میرے پاس کوئی نیکی ہوتی تو میرا پلڑا بھاری ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے اعمال سکھائے ہیں کہ جن کے ذریعے سے قیامت کے روز نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو سکتا ہے۔ عقل مند کو زیب دیتا ہے کہ وہ ان اعمال کو سیکھے اور ان سے چٹا رہے۔

ان اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ توحید کو اللہ کے لیے خاص کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کو اکیلا مانا جائے اور نبی اکرم ﷺ کو سچے دل سے اللہ کا رسول مانا جائے۔

امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک بندے کو نجات

عطا فرمائے گا۔ وہ اس طرح کہ ساری مخلوق کے سامنے اس کے گناہوں کی 99 سیاہ کتابیں رکھ دے گا۔ ہر کتاب اتنی دور تک پھیلی ہوگی جتنی حد نگاہ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے فرشتوں نے تم پر ظلم کیا ہے؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں! اے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں! اے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی محفوظ ہے اور آج کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس بندے کا ایک کاغذ کا ٹکڑا لایا جائے گا، جس میں لکھا ہوگا: اشهد الا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا رسول اللہ! بندہ اس کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھ کر کہے گا: ان کتابوں کے سامنے کاغذ کے اس ٹکڑے کی کیا حیثیت؟ لیکن جب

سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے۔“ دیکھیے! کلمہ طیبہ نے گناہوں کا کیا حال کیا! کس طرح بندے کا پلڑا بھاری ہو گیا؟! کیونکہ اس شخص نے یہ کلمہ پورے دل کے اطمینان اور مکمل اخلاص کے ساتھ پڑھا تھا۔ وہ ان اعمال سے بچا رہا جو اس کلمے کی ضد ہیں یا جو اس کا اثر زائل کر سکتی ہیں۔ اس نے اللہ کے سوا کسی کو عبادت کا حق دار نہیں ٹھہرایا، کسی جادوگر یا شعبدہ باز کے پاس نہیں گیا۔ اس نے اللہ کے اعمال میں کسی کو شریک نہیں کیا۔

اے مسلمانو! قیامت کے روز پلڑا بھاری کرنے والی چیزوں میں سے ایک بھلے اخلاق بھی ہیں۔ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ترازو میں اچھے اخلاق سے بھاری

بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔“ اسی طرح فرمایا:

﴿وَقُلْ لِّیَبَادِیْ یَقُولُوا الْبَاقِیَ هِیَ اَحْسَنُ﴾ (اسراء)
”اور اے محمد! میرے بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔“

چونکہ بول بھلا بھی ہو سکتا ہے اور بہترین بھی، تو مناسب یہ ہے کہ بھلا بول چھوڑ کر بہترین بول بولا جائے۔ تمام لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے، مؤمن کے ساتھ، کافر کے ساتھ، چھوٹے کے ساتھ، بڑے کے ساتھ، مال دار کے ساتھ اور فقیر کے ساتھ۔

فرمان نبوی ہے: ”عین ممکن ہے کہ بندہ صرف بھلے اخلاق سے نمازی اور روزہ دار کے درجے کو پہنچ جائے“ (مسند احمد ابوداؤد)

آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے محبوب ترین اور

قیامت کے روز مجھ سے قریب ترین لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے حامل ہیں۔“ (ترمذی)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں لیجانے والے اعمال

میں سب سے بڑے اعمال تقویٰ اور بھلے اخلاق ہیں۔“ (ترمذی، مسند احمد)

بھلے اخلاق سے پیش آنے کے سب سے بڑے حق دار آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں: والدین، بیوی اور اولاد۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔“ (ترمذی ابن ماجہ)

اللہ کے بندو! وہ تیسرا عمل جس کے ذریعے سے قیامت کے روز نیکی کے پلڑے بھاری ہوتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو لفظ زبان پر بڑے بڑے، ترازو میں بڑے بھاری اور اللہ کو انتہائی پسند ہیں۔ یہ لفظ ہیں: سبحان اللہ وبحمہ، سبحان اللہ العظیم۔“ (بخاری)

جو چاہتا ہے کہ قیامت کے روز اس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ کثرت سے ان الفاظ

بھلے اخلاق سے پیش آنے کے سب سے بڑے حق دار آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں: والدین، بیوی اور اولاد۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔“

کوئی چیز نہیں ہوگی“ (ابوداؤد)

بھلے اخلاق کا مطلب یہ ہے کہ بھلا بول بولا جائے، بھائی کو ہشتے ہوئے کلمے چہرے سے ملا جائے، نرم رویہ اختیار کیا جائے، بھلے انداز میں ملا جائے اور معاف کر دینے کو اپنا لیا جائے، صلہ رحمی کی جائے، دوسروں پر احسان کیا جائے، دوسروں کا بھلا کیا جائے اور ان سے برائی کو دور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بھلے بول کو بڑی بڑی عبادتوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءٰلَیْلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ ۚ وَبِآلِہِ الدِّیْنِ اِحْسَآتًا وَ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ السَّلٰمِیْنَ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ آتُوا الزَّکٰوۃَ﴾ (البقرہ: 83)

”یاد کرو، اسرائیل کی اولاد سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ، رشتے داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی

اس کی ساری کتابیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور وہ کارڈ دوسرے پلڑے پر رکھا جائے گا تو وہ ساری کتابیں اوپر ہو جائیں گی اور کارڈ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابل کوئی چیز زیادہ وزن نہیں رکھتی۔“

اللہ کے بندو! یہ ایک عظیم حدیث ہے۔ بعض علماء نے تو صرف اسی حدیث پر کتابیں لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ (النساء)

”اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے سوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کیلئے سب سے زیادہ امید افزا آیت میں فرمایا:

﴿قُلْ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنفُسِہِمۡ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ۚ اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (الزمر)

”(اے نبی) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت

دورات کے باوصف معصوم نہ تھے ان سے خطائیں رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں بھی ہوئیں بلکہ بسا اوقات بڑی سنگین ہوئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا اور ان کے بارے میں معافی کا اعلان فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو معافی دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

”پس اللہ کی طرف سے بڑی رحمت ہی کی وجہ سے آپ ان کے لیے نرم ہو گئے ہیں اگر آپ بدخلق سخت دل ہوتے تو یقیناً آپ کے پیس سے منتشر ہو جاتے۔ سو ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں اور کام میں ان سے مشورہ کریں۔“ (ال عمران: ۵۹) (صفحہ ۶۵۹)

مولانا اثری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”لہذا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ان کی بخشش کا اور ان سے درگزر کرنے کا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کرنے کا حکم اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو دیا ہے تو امت کے کسی فرد کو کیا حق ہے کہ وہ ان کے بارے میں لب کشائی کرے؟ ان کی حسنات کی بجائے ان کی زلات کی تلاش میں رہے اور برسر منبر و محراب یا بذریعہ قلم و قریاس انہیں رسوا کرنے کی ناپاک جہارت کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے زندگی میں ان کی خطاؤں کے باوجود خود ان سے درگزر کیا بلکہ اپنے امتیوں کو یہ حکم دیا: [دعوا لی اصحابی، لا تسبوا اصحابی] ”میری خاطر میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درگزر کرو میرے صحابہ کو برا مت کہو۔“ (ابن ابی شیبہ ۲/ ۲۹۳) (صفحہ ۶۶)

(جاری ہے)

سَيَحْوُهُ بَكْرَةً وَ اَصِيلًا ۝ هُوَ الَّذِي يَصْلِيٰ عَلَیْكُمْ وَ مَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيْمًا ۝ تَجَنَّبَهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۝ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْدًا كَرِيْمًا ۝ ﴿۱۸﴾ (احزاب)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے، وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے مسلمانو! چونکہ قیامت کے روز حقیقی وزن نیکیوں اور برائیوں کا ہوگا تو انسان کو چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرنے سے پیچھے نہ ہٹے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی دور رہے۔ کیا معلوم کہ اللہ کس نیکی کی وجہ سے انسان پر رحم فرما دے یا کس برائی کی وجہ سے ناراض ہو جائے! تو کثرت سے نیک اعمال کرتے رہیے اور وقت گزرنے سے پہلے اپنا محاسبہ کر لیجیے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما! شرک اور مشرکین کو ذلیل اور رسوا فرما! سرکشوں، بے دینوں اور فسادیوں کو رسوا فرما! اے اللہ! اپنی کتاب، سنت رسول اور نیک بندوں کی نصرت اور مدد فرما!

دفاع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

بار بار ایمان کی گواہی دی اور فرمایا کہ ہم نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے وہ ایمان کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ کسے یاد آ کہ ان کے ایمان و عمل اور اخلاص میں ہمسری کا دعویٰ کرے۔“ (صفحہ ۳۹)

۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درگزر کرنے کا حکم:

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے تمام تر فضائل

کا ورد کرے اور اس کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہمیشہ تر ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

”سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”جو شخص دن میں ۱۰۰ مرتبہ ”سبحان اللہ و بحمدہ“ کہتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیون نہیں اللہ کے رسول! ضرور بتائیے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

جس رات آپ ﷺ کو آسمان کی سیر کرائی گئی اس رات رسول اللہ ﷺ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو ملے تو انہوں نے فرمایا:

”اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام کہنا! اور انہیں یہ بھی بتانا کہ جنت کی مٹی بہت عمدہ ہے، اس کا پانی بہت میٹھا ہے، اس کی زمین زرخیز اور برابر ہے اور اس کا بیج ہے: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔“ (ترمذی)

ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ صبح سویرے میرے گھر سے نکلے تو میں اپنی مصلے پر بیٹھی تھی۔ پھر جب سورج چڑھ گیا تو واپس آئے تو اس وقت بھی میں اپنی ہی جگہ پر بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تو اسی حالت میں ہو جس حالت میں میں تجھے چھوڑ کر گیا تھا؟“ انہوں نے فرمایا: ”جی!۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس دوران میں نے ایسے تین الفاظ کہے ہیں جن کا وزن تمہاری ساری عبادت سے زیادہ ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ عدد خلقہ و رضا نفسه و زینہ عرشہ و مداد کلماتہ“ (مسلم)

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَ

جمعیتہ وکلاء سلفیہ ضلع لاہور کا اجلاس

① جمعیتہ وکلاء سلفیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲ اگست 2016ء لاہور ہائی کورٹ میں اجلاس منعقد کیا گیا جس میں آئندہ سال 2017ء کے الیکشن بار اور دینی پروگرام کے متعلق فیصلے کیے گئے۔ صدر محمد فیاض مہر ایڈووکیٹ حافظہ عبد الرحمن جنرل سیکرٹری۔ منجانب: محمد فیاض مہر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ لاہور کیٹ

تنگنی بون (سین)

”انہیں حوالے کے طور پر اُس بستی والوں کا واقعہ سنائیں جب اُس میں رسول آئے۔ ہم نے ان کی طرف دور رسول بھیجے اور انہوں نے دونوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے ان کی مدد کے لیے تیسرا رسول بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ بستی والوں نے کہا: تم کچھ بھی نہیں مگر ہم جیسے انسان ہو، رحمان نے ہرگز کوئی چیز نازل نہیں کی، تم محض جھوٹ بولتے ہو۔“

﴿قَالُوا رَبَّنَا عَلِّمْنَا لَآلِئِكَ لَمَّا سَلَوْنَا ۖ وَمَا عَلَّمْنَا إِلَّا الْبَلَاغَ الْمُبِينُ ۖ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ تَنُذِرْنَا لَفَخِمْ لَكُمْ ۖ لَيْسَ لَكُم مِّنَّا عِدَابُ إِلَهِكُمْ ۖ﴾ (سین)

”رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم ضرور تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور ہم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔ بستی والے کہنے لگے کہ ہم تمہیں اپنے لیے منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تم بڑی دردناک سزا پاؤ گے۔“

﴿قَالُوا طَائِفُكُمْ مَعَكُمْ ۖ لَئِن ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۖ وَجَاءَ مِنْ أَفْصَا الْمَدْيَنَةِ رَجُلٌ يُسَمَّى قَالَ يَبْعُوهُ الرَّسُولُ ۖ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ۖ وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۖ﴾

رسولوں نے جواب دیا: تمہاری فرست تو تمہارے اپنے ساتھ لگی ہوئی ہے کیا یہ باتیں تم اس لیے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے گزر رہے ہوئے لوگ ہو۔ اتنے میں شہر کے دور کے کونے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! رسولوں کی پیروی اختیار کرو۔ ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتے اور یہ ٹھیک راستے پر ہیں۔ آخر میں کیوں نہ اُس بستی کی بندگی کروں

قسط نمبر ۲ (آخری)

مولانا میاں محمد جمیل

عبادت صرف ایک اللہ کی

عبادت کروانے کا کسے حق حاصل ہے

صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرنا ہے؟ اس کے لیے اس نے اپنی عبادت کے استحقاق کے دلائل دیے ہیں تاکہ لوگوں کو یقین ہو جائے کہ ہماری عبادت کا صرف ایک اللہ ہی لائق ہے اس کے سوا کوئی بھی ہماری عبادت کا حق نہیں رکھتا کیونکہ وہ ہمارا اور پوری کائنات کا خالق ہے۔ اس کے لیے چند دلائل پیش خدمت ہیں:

﴿ذِكْرُكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۖ﴾
”یہی اللہ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے

سو تم اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔“ (الانعام)

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ۖ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَخُتِّجَ بِهِ مِنَ الشَّرْبِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا ۖ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۖ﴾ (البقرة)

”اس نے تمہارے لیے زمین کو فرش، آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی نازل فرما کر اس سے تمہارے لیے پھل پیدا کیے جو تمہارے رزق ہیں اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور تم سب کچھ جانتے ہو۔“

اللہ تعالیٰ کی اس لیے عبادت کرنا ہے کیونکہ وہی زمین و آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ عِنْدِ ذِيهِ ۖ ذِكْرُكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَاعْبُدُوهُ ۖ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۖ﴾ (یونس)

”یقیناً تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر بلند ہوا وہ ہر کام کی منصوبہ بندی کرتا ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرنے والا نہیں وہ اللہ ہی تمہارا رب ہے بس اس کی عبادت کرو کیا تم نصیحت حاصل کرنے کے لیے تیار ہو۔“

اس مسئلہ کو مزید سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنی قوم کے سامنے تین انبیاء اور ایک مبلغ کا واقعہ بیان فرمائیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی طرف پہلے دو پیغمبر بھیجے قوم نے دونوں نبیوں کو جھٹلادیا۔ ان کی تائید کے لیے اللہ تعالیٰ

”اس نے تمہارے لیے زمین کو فرش، آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی نازل فرما کر اس سے تمہارے لیے پھل پیدا کیے جو تمہارے رزق ہیں اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور تم سب کچھ جانتے ہو۔“

نے تیسرا پیغمبر بھیجا لیکن قوم نے نہ صرف تینوں نبیوں کو جھٹلادیا بلکہ کہنے لگے کہ تم ہمارے جیسے انسان ہو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ جب انہوں نے پیغمبروں کو سنگسار کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا تو اس شہر کے مضافات میں رہنے والے ایک مژہ دار دلیر آدمی کو پتہ چلا وہ بھاگتا ہوا اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں سمجھایا مگر قوم نے اسے شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا انداز اور اخلاص اس قدر پسند آیا کہ اسے آنے والے لوگوں کے لیے حیات جاویداں بنا دیا۔

﴿وَأَصْرَبُ لَهُمْ مَثَلًا ۖ أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ۖ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۖ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ ۖ فَكَذَّبُوهُمَا ۖ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ۖ فَقَالُوا إِنَّا إِلَٰهُكُمْ مُّرْسَلُونَ ۖ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِن شَيْءٍ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا

اسی کے لیے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مسلم بن کر ہوں۔“

﴿رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا﴾ (مریم)

”وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان ساری چیزوں کا جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں پس تم اس کی بندگی کرو اور اسی کی بندگی پر ثابت قدم رہو کیا ہے کوئی ہستی تمہارے علم میں اس کی ہم نام؟“

اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا خالق، رازق ہونے کے ساتھ ہر چیز کا ابد سے ازل تک حقیقی مدبر اور مالک ہے اس لیے اس کا حکم ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرنا چاہیے اس کی عبادت اس لیے بھی کرنا ہے کہ اس کے اسماء مبارکہ جیسے کسی کے نہ نام ہیں اور نہ کام۔

(اللہ تعالیٰ کے نانوں سے زیادہ اسماء گرامی ہیں۔ ہر نام اس کی خاص صفت کا ترجمان ہے۔ لیکن قرآن مجید میں تین اسماء گرامی ایسے ہیں جو اپنا اپنا معنی و مفہوم رکھنے کے باوجود ایک دوسرے کے مترادف کے طور بھی استعمال ہوتے ہیں۔ وہ اسماء گرامی یہ ہیں: اللہ، الہ، رب، ذاتِ کبریا کا اسمِ اعظم ”اللہ“ ہے۔ باقی دو نام صفاتی ہیں۔ قرآن مجید میں انہی ناموں کے ساتھ ان تمام صفات کا ذکر پایا جاتا ہے جو اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔ یہاں رب کا اسم استعمال ہوا ہے جس میں پہلی صفت ربوبیت ہے جس میں اللہ کا اپنے بندے کے ساتھ اپنائیت کا تعلق نمایاں ہوتا ہے کیونکہ رب کا معنی خالق اور پالنا ہے۔ اس کے سوا کوئی خالق اور مخلوق کی ضرورتیں پوری کرنے والا نہیں۔)

اللہ تعالیٰ کی عبادت پر پیشگی اختیار کرنے کے لیے ”وَاصْطَبِرْ“ کا حکم دیا گیا ہے۔ جس کا معنی ہے ”ہشکل اور پریشانی کے باوجود مستقل مزاجی کے ساتھ“ ”اللہ“ کی عبادت کرنا چاہئے۔“ جس کے لیے یہ تسلی دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھنے اور جاننے والا ہے۔ اس کے احاطہ علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ جب اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو اپنے بندے کی ریاضت و عبادت، پریشانیوں اور مسائل سے کس طرح غافل اور

رکھے نہیں اور یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہیں کہ ان کی سفارش کو اللہ تعالیٰ مسترد نہیں کر سکتا۔ اس باطل عقیدہ کی تردید اور شرک کی تیز مزاجی کو سمجھتے ہوئے صالح اور سمجھ دار مبلغ نے مخاطب کی ضمیر استعمال کرنے کی بجائے اپنے آپ کو خطاب کیا اور دوسروں کو یہ بات سمجھائی ہے کہ اگر رب رحمان مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو تمہارے سفارشی مجھے چھڑا اور بچا نہیں سکتے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے سوا یا اس کے ساتھ کسی کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا بڑا ہی گمراہ کن عقیدہ ہے اگر میں اس عقیدہ کو اختیار کروں تو میرے گمراہ ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہے گی۔ جس رب نے مجھے اور تمہیں پیدا کیا ہے میں اس پر ایمان لایا اور تمہیں بھی اس بات کی دعوت دیتا ہوں۔ اس دعوت پر توجہ فرماؤ تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

”وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان ساری چیزوں کا جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں پس تم اس کی بندگی کرو اور اسی کی بندگی پر ثابت قدم رہو کیا ہے کوئی ہستی تمہارے علم میں اس کی ہم نام؟“

وہ زمین و آسمان کا مالک ہے اس لئے اس کا حق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے

﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَاتَّبِعُوا عِنْدَ اللَّهِ الزُّرْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (المکون)

”تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ تو محض بت ہیں اور تم جھوٹ گھڑ رہے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ اللہ سے رزق مانگو اور اسی کی بندگی کرو اور اسی کا شکر ادا کرو۔ اسی کی طرف تم پلٹ کر جانے والے ہو۔“

﴿إِنَّمَا أُمُوتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَزَمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُورَثُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (غل)

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت بخشی اور ہر چیز

جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے۔“ (نہین)

﴿وَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ إِلَهًا إِنْ يُرِدِ الرَّحْمَنُ يَهْدِيهِ لَآتُغْنِي عَنْهُ شِفَاعَتَهُمْ شَيْئًا وَلَا يَنْفَعُونَ﴾ (إِنْ أَتَى مُنْجِبٌ مِّنْكُمْ فَأَسْمَعُ﴾ ﴿قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ﴾ ﴿قَالَ يَلَيْكُمُ قَوْلِي يَعْلَمُونَ﴾ ﴿يَسَا غَفَرَ لِي رِبِّيَّ وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ﴾ (نہین)

”کیا میں اُسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنالوں؟ اگر الرحمن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی شفاعت میرے کسی کام نہیں آسکتی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکتے ہیں اگر میں ایسا کروں تو میں واضح طور پر گمراہ ہو جاؤں گا۔ میں تو تمہارے رب پر ایمان

لے آیا تم بھی میری بات مان لو۔ اس شخص سے کہہ دیا گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اُس نے کہا: اے کاش! میری قوم کو معلوم ہو جائے کہ میرے رب نے کس بات کی

بدولت مجھے معاف کر دیا ہے اور مجھے باعزت لوگوں میں شامل فرمایا ہے۔“

صالح انسان نے اپنا عقیدہ قوم کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے پاس کیا عذر ہے کہ میں اس ذات کی عبادت نہ کروں؟ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم نے بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنا لوں حالانکہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہی انسان کے نفع و نقصان کا مالک ہے۔ اس عظیم اور توحید کے مبلغ نے اپنے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر فرمایا ہے جو انسان کی طریت میں رچی بسی ہوئی ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ پوری کائنات اور انسان کو صرف اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔ انسان یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر مہربان ہے۔ ہر کوئی مانتا ہے کہ نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ لیکن اس کے باوجود لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو بھی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ شرک کی بنیاد ہے۔ شرک سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان فلاں کو اپنی خدائی میں سے کچھ اختیارات دے

بے خبر ہو سکتا ہے؟

سے بے خبر ہے۔

وہ موت و حیات کا مالک ہے اس لیے صرف اسی کی عبادت کرنا چاہیے اس کے سوا کسی کی عبادت کرنا جائز نہیں اور دوسروں کی عبادت کرنے کا کوئی ثبوت نہیں جس بات کا ثبوت نہ ہو وہ کس طرح حق ہو سکتی ہے؟

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمُ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ﴾ (یونس)

”فرما دیں اے لوگو! اگر تم میرے طریقے کے بارے میں کسی شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو اور لیکن میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو

تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہو جاؤں۔“

﴿وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدُوهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾ (ہود)

”اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور سب کے سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ سو اس کی عبادت کرو اور اس پر بھروسہ کرو اور تیرا رب اس سے ہرگز غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔“

اس فرمان میں ایک طرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کا عقیدہ کیا ہونا چاہیے اور دوسری طرف داعی حق کے لیے تسلی ہے کہ جو خدمت وہ سرانجام دے رہا ہے اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں۔ انجام کار اور صلہ اس کی جناب میں موجود ہے۔ لہذا نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ دل چھوٹا کرنے اور مخالفین کی مخالفت کی طرف دھیان دینے کی بجائے اپنے رب کی عبادت یعنی اس کی یاد میں مگن رہیں اور اس کی ذات پر بھروسہ اور اعتماد رکھیں۔ آپ کا رب نہ آپ کی بے مثال محنت و اخلاص سے غافل ہے اور نہ ہی حق کے منکروں اور آپ کی مخالفت کرنے والوں کی سازشوں اور شرارتوں

﴿إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ﴾ (ال عمران)

”یقین مانو میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے ہوا یا اس کے ساتھ دوسروں کی عبادت اس لیے نہیں کرنی کہ ان کا استحقاق نہیں جتنا جب ان کا حق نہیں جتنا تو پھر ان کی عبادت کیوں کی جائے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ یا اپنے سوا دوسروں کی عبادت کرنے سے منع کیا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا یا اس کے ساتھ دوسروں کے سامنے قیام، رکوع و سجود اور عبادت کے آداب بجالاتے ہیں ان کے پاس ایسا کرنے کی کوئی دلیل نہیں وہ مشرک، ظالم اور گمراہ لوگ۔

وہ موت و حیات کا مالک ہے اس لیے صرف اسی کی عبادت کرنا چاہیے اس کے سوا کسی کی عبادت کرنا جائز نہیں اور دوسروں کی عبادت کرنے کا کوئی ثبوت نہیں جس بات کا ثبوت نہ ہو وہ کس طرح حق ہو سکتی ہے؟

﴿وَعِبَادُ اللَّهِ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَكُمْ بِمُتَّبِعِينَ ۚ سُلْطَانًا مَّا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصْرِ ۖ﴾ (الحج)

”جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جن کے بارے میں نہ اللہ نے کوئی دلیل نازل کی ہے اور نہ یہ خود ان کے بارے میں کوئی علم رکھتے ہیں ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے شرک کی حمایت میں کوئی عقلی و نقلی دلیل نازل نہیں کی۔ اس لیے شرک کرنے والے کسی آسمانی کتاب سے اس کی تائید میں کوئی دلیل نہیں پیش کر سکتے۔ دوسرے الفاظ میں اس فرمان کا معنی یہ ہے کہ شرک کرنا اور اس کی دلیل دینا سراسر بے علمی بلکہ جہالت کی بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرک کے پرچار کے لیے اکثر من گھڑت کرامات اور واقعات کا سہارا لیا جاتا ہے۔ شرک کا ارتکاب کرنا اور اس کی حمایت میں جھگڑنے والا پرلے درجے کا ظالم ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی قیامت کے دن کوئی مدد نہیں کر سکے گا۔

اسی لئے ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا تھا کہ جن

خداؤں سے تم مجھے ڈراتے ہو میں ان سے کیوں ڈروں ان کے حق میں تمہارے پاس کوئی دلیل ہی نہیں۔

﴿وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُكُمْ ۚ وَلَا تَخَافُونَ آلَكُمْ أَشْرَكْتُكُمْ بِاللَّهِ مَا لَكُمْ بِمُتَّبِعِينَ ۚ سُلْطَانًا فَاقِيَ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ الْكَذِبُ أَمْوَالٌ لَكُمْ يَلْبَسُونَ ۚ إِنَّمَا لَهَا لَهُمْ بَطْلٌ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ (الانعام)

”اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم نے شریک بنایا ہے، حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ان کو شریک بنایا ہے جس کی کوئی دلیل اللہ نے تم پر نہیں اتاری۔ دونوں گروہوں میں سے امن کا زیادہ حق دار کون ہے اگر تم جانتے

ہو؟ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ غلط ملط نہیں کیا یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔“

﴿قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۚ قَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا آتَا مِنَ الْبُهِتِ ۚ﴾ (الانعام)

”فرمادیں بے شک مجھے اس سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو فرمادیں کہ میں تمہاری خواہشات کے پیچھے نہیں چلتا، اگر میں تمہاری خواہشات کے پیچھے چلوں تو میں ہدایت پانے والوں سے نہیں ہوں گا۔“

﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ ۚ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ (المؤمنون)

”اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتے جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے یقیناً کافر کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔“

﴿وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ۚ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾ (المؤمنون)

”اے نبی! دعا کرو کہ میرے رب! درگزر اور رحم

جناب عبدالرشید عراقی

دفاع صحابہ کرام

آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ آپ ﷺ کی تائید و اعانت کی اور اس نور کا اتباع کیا جو آپ ﷺ کے ساتھ اتارا گیا۔ یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔“
(مقدمہ اصابع: ۱۱)

صحابہ کرام کی چند خصوصیات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس مقدس گروہ کا نام ہے وہ امت کے عام افراد و رجال کی طرح نہیں بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ اور امت کے درمیان ایک مقدس واسطہ ہونے کی وجہ سے ایک خاص مقام اور امت سے امتیاز رکھتے ہیں۔ محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح کتب سابقہ میں اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت دی ہے اسی طرح اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھی ہیں کافروں پر بہت سخت آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔ آپ انہیں اس حال میں دیکھیں گے کہ رکوع کرنے والے ہیں۔ سجدے کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں ان کی شناخت سجدے کرنے کے اثر سے ان کے چہروں میں ہے یہ ان کا وصف توورات میں ہے اور انجیل میں بھی ان کا وصف اس بھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کوٹیل نکالی پھر اسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدی کھڑی ہو گئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے تاکہ وہ ان کے ذریعے سے کافروں کو غصہ دلائے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔“ (الف: ۲۹)

اس آیت کریمہ کے متعلقات وسیع الذیل ہیں

صحابی کی تعریف:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب [الاصابع فی تمییز الصحابة] میں صحابی کی تعریف یوں رقم فرماتے ہیں: ”صحابی وہ ہے جس نے نبی ﷺ سے حالت ایمان میں ملاقات کی اور اسلام پر اس کی موت آئی پس (اس تعریف میں) وہ سب داخل ہو جاتے ہیں جنہوں نے پیغمبر ﷺ سے روایت بیان کی ہو یا نہ کی ہو۔ نیز آپ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ اور اگر کسی نے آپ کو ایک بار دیکھا ہو لیکن آپ کی ہم نشینی کا شرف حاصل نہ کر سکا یا اصلاً آپ کی زیارت سے محروم رہا ہو کسی مانع کی بنا پر مثلاً وہ شخص ناپیدا ہو تو ایسا شخص بھی آپ کی صحابیت کے زمرے میں داخل ہوگا۔ اس تعریف میں جو ایمان کی قید لگائی گئی ہے اس سے وہ شخص خارج ہو جاتا ہے جس نے پیغمبر ﷺ سے حالت کفر میں ملاقات کی ہو اگرچہ بعد میں مسلمان ہو گیا ہو جب کہ دوسری مرتبہ آپ سے ملاقات نہ کر سکا ہو۔“

صحابہ کی عدالت:

جمہور علمائے اسلام کا یہ مسلہ مسئلہ ہے کہ [الصحابة كلهم عدول] ”تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م ۸۵۲ھ) نے مقدمہ اصابع میں محدث مارزی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”ہم جو یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عدول ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر وہ شخص جس نے آپ ﷺ کو کسی دن دیکھ لیا، چلتے پھرتے آپ ﷺ کی زیارت کر لی یا کسی غرض سے آپ کی ملاقات کر کے تھوڑی دیر کے بعد واپس آ گیا عادل ہے۔ بلکہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو ہمیشہ

ہمیں یہاں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ کتب سابقہ میں نبی کریم ﷺ کی بشارتیں اور اوصاف بیان ہونے کے پہلو بہ پہلو پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف بھی بیان ہوئے ہیں جنہیں امام دارمی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں [باب فقہ النبی ﷺ فی الکتاب قبل بعثتہ] کے تحت علامہ سیوطی نے انصاف الکبریٰ میں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازلة الخفاء عن خلافة الخلفاء من مقصد اول فصل سوم میں تیسری آیت کے تحت نقل کیا ہے۔ (مقام صحابہ: ۳۶۳۵)

صحابہ کرام جنتی ہیں:

فرمان الہی ہے:

”مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“ (التوبہ: ۱۰۰)

اس آیت مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دو طبقے بیان فرمائے ہیں ایک سابقین اولین کا دوسرے بعد میں ایمان لانے والوں کا اور دونوں طبقوں کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ ان کے لیے جنت کا مقام و دوام مقرر ہیں جس میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم داخل ہیں۔ سابقین اولین سے کون مراد ہیں اس بارے میں ائمہ اسلام کے مختلف اقوال ہیں۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رحمہ اللہ، امام سعید بن مسیب اور سیدنا قتادہ رحمہم فرماتے ہیں کہ ”سابقین اولین سے وہ حضرات مراد ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔“

امام عطاء اور امام محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ ”غزوہ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سابقین اولین مراد ہیں۔“ امام شعبی کا قول ہے کہ ”جو لوگ بیت رضوان یعنی واقعہ حدیبیہ (۶ھ) میں شریک ہوئے وہ سابقین اولین میں سے ہیں۔“ (مقام صحابہ: ۳۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر سیدنا محمد ﷺ پر وحی نازل فرمائی:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ

”اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا ہے جنہوں نے اے پیغمبر! درخت کے نیچے تیری بیعت کی۔“
اس بیعت کا نام بیعت رضوان رکھا گیا ہے امام ابن عبدالبر نے اپنی جلیل القدر کتاب ”الاستیعاب“ میں حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ]

”میں داخل ہو گا جہنم میں کوئی شخص جس نے درخت کے نیچے بیعت کی۔“

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء) فرماتے ہیں کہ

”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درموضع (عجالدہ: ۲۳) ”راضی ہو گیا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے۔“ اس مقام کا ایک پہلو قابل غور ہے جس پر لوگوں کی نظر نہیں پڑی یعنی درموضع پر کیوں زور دیا گیا۔ اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ اللہ ان سے خوش ہوا۔ کیونکہ ان کے اعمال اللہ کی خوشنودی ہی کے لیے تھے۔ یہ بات خصوصیت کے ساتھ کیوں کہی گئی ہے کہ وہ بھی اللہ سے خوش ہوئے۔ اس لیے کہ ان کے ایمان و اخلاص کا اصلی مقام بجز اس کے نمایاں نہیں ہو سکتا تھا۔“ (مقام صحابہ از مولانا ارشاد الحق اثری: ص ۳۵)

اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہو گیا پھر اس سے کبھی ناراض نہیں ہوگا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

صحابہ بارے رسول اللہ کا فرمان:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

- ۱۔ بہترین قرن (زمانہ) میرا ہے۔ (زمانہ نبوی ﷺ)
- ۲۔ پھر ان لوگوں کا ہے جو اس سے متصل ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ)
- ۳۔ پھر ان لوگوں کا جو اس سے متصل ہیں۔ (تابعین عظام کا زمانہ)

راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ متصل لوگوں کا ذکر دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ اگر دو مرتبہ فرمایا تو

دوسرا قرن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اور تیسرا تابعین عظام کا۔ اگر تین مرتبہ ذکر فرمایا تو چوتھا تبع تابعین کا بھی اس میں شامل ہوگا۔ (مقام صحابہ: ص ۵۳)
صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ انْفَقَ مِثْلَ أَحَدِ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ]

”میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر ایک پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو صحابی کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی ہو سکتا۔“

”مد“ عرب میں ایک پیمانہ ہے جو وزن کے لحاظ سے آج کل کے مردج تقریباً ایک کلو کے برابر ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[لَا تَسْبُوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامَ أَحَدِهِمْ سَاعَةً يَعْنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عَمْرَةً]

”حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی ایک گھڑی تمہاری زندگی بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔“ (سنن ابن ماجہ: ۱۶۲۶)

قرآن وحدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب واحترام اور ان کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

کتاب ”مقام صحابہ“ سے اقتباسات:

- ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت ایمان کی علامت ہے۔
”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم ایسا مسئلہ نہیں کہ اس سے بے اعتنائی برتی جائے اور اسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے بلکہ یہ مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے اور اصول دین کا ایک اہم اصول ہے۔“ (صفحہ ۱۳)

محدثین کرام اور ائمہ عظام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعظیم واحترام ان کی صداقت وعدالت کو دین کا اصل الاصول قرار دیا ہے۔ امام حدیث حضرت امام محمد بن

اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ (م ۲۵۶ھ) نے اپنی کتاب ”الجامع الصحیح“ میں کتاب الایمان کے تحت باب قائم کیا ہے: [علامة الایمان حب الانصار] ”انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے۔“ اس کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

[آية الایمان حب الانصار وآية النفاق بغض الانصار]

”ایمان کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے اور نفاق کی علامت انصار سے بغض رکھنا ہے۔“ (بخاری: ۱۷۱۰) (صفحہ ۱۵)

ایک دوسری حدیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا:

[لَا يَحِبُّنِي إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَبْغِضُنِي إِلَّا الْمُنَافِقُونَ]

”مجھ سے وہی محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور وہی بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔“ (مسلم: ۲۳۰۰)

اس حدیث کی شرح میں مولانا ارشاد الحق اثری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تمام قریبی رشتہ داروں سے علی الرغم مغربی کے باوصف رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا یاں طور ان سے محبت بھی ایمان کی علامت قرار دی گئی۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت بھی رسول اللہ ﷺ سے نسبت اور آپ ﷺ کی رفاقت کے اعتبار سے ہے اور ان سے بغض وعداوت بھی دراصل رسول اللہ ﷺ سے بغض کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّهِمْ مِنْهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبْغْضِهِمْ مِنْهُمْ]

”جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ محبت کی بنا پر ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے۔“ (ترمذی: ۳۶۰/۳، مسند احمد: ۸۷/۴) (صفحہ ۱۶)

- ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان و عمل کا کوئی ہمسر نہیں۔
”جن خوش نصیبوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے

جناب پروفیسر عبدعظیم جاباڑ

یومِ تجدیدِ عمر!

انہوں نے ایسے پاکستان کے بارے میں سوچا تھا جہاں دہشت گرد دندناتے پھرتے ہوں اور خلقِ خدا کو اپنے تحفظ کا کوئی راستہ نہ ملتا ہو! کیا انہوں نے ایسے پاکستان کا خواب دیکھا تھا جہاں بجلی پوری ملتی ہو اور نہ ہی گیس اور پٹرولیم مصنوعات کے نرخوں میں کوئی استحکام ہو۔ جہاں مہنگائی روز افزوں ہو اور ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، منافع خوری کرنے والوں کو کوئی پوچھتا نہ ہو جہاں کوئی جائز کام بھی رشوت اور سفارش کے بغیر نہ ہوتا ہو جس پر اربوں ڈالر کے ملکی وغیر ملکی قرضے جن پر واجب الادا سود کی رقم بھرنے کے لیے ہمیں مزید قرضے لینے پڑتے ہوں اور جہاں سیاستدان اور سیاسی جماعتیں ملکی اور قومی مسائل کا حل تلاش کرنے کی بجائے اپنی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھی ہوں۔ جہاں سامنے نظر آ رہا ہو کہ پانی اور بجلی کی

مملکتِ خدا داد پاکستان ایک عظیم نعمت اور عطیہ الہی ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کی دل و جان سے قدر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو لا تعداد نعمتیں عطا کی ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ لوگ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں اور سجدہ شکر بجالائیں۔ نعمت کا صحیح اسلامی تصور یہ ہے کہ اس کی جتنی قدر کی جائے اللہ تعالیٰ اس میں اتنی ہی برکت عطا کرتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم پاکستان کی جتنی قدر و عزت کریں گے اسے اسلامی ملک بنائیں گے! یہ اتنا ہی مضبوط و مستحکم اور خوشحال ہوگا۔ اللہ ہمارے لیے آسائیں! کامیابیوں اور فتوحات کے دروازے کھولے گا۔ ہمارے مسائل حل اور دشمن ناکام و نامراد ہوں گے۔ ہمارے وہ بزرگ جنہوں نے پاکستان کے حصول کے لیے آگ و خون کا دریاعبور کیا وہ جانتے ہیں کہ پاکستان

میں اس سارے عرصے کے دوران عثان حکومت رہی انہوں نے ایسی منصوبہ بندیاں کیں اور ایسی پالیسیوں پر عملدرآمد کیا کہ ملک ترقی کرنے اور اقوامِ عالم کے شانہ بشانہ آگے بڑھنے کی بجائے پس ماندگی کی طرف لڑھکتے لگا رہی سہی کسر ان طالع آزمائوں نے پوری کر دی جن کو گمان تھا کہ عوام کے منتخب نمائندے ملکی اور حکومتی معاملات چلانے کے قابل نہیں ہیں اور یہ کہ وہ اس ملک کو ان کی نسبت زیادہ بہتر طریقے سے چلا سکتے ہیں۔ لیکن ہوا یہ کہ انہوں نے نہ صرف ملک کو ترقی معکوس کی جانب دھکیل دیا بلکہ ہم آدھا ملک ہی گنوا بیٹھے۔

آج کا دن اس حقیقت کو تسلیم کرنے کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمارے سیاستدانوں نے رہنما ہونے کا ثبوت نہیں دیا! یہ درست ہے کہ وہ اس ملک کو ٹھیک طریقے سے چلانے میں ناکام رہے جس کی بنیادی وجہ ان میں سیاسی تدبیر اور معاملہ فہمی کی کمی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے طور طریقے ہی لیڈروں والے نہیں تھے۔ لیکن ان کی خامیاں دور کرنے اور ان کی غلطیاں درست کرنے کے دعوے دار طالع آزمائوں نے بھی اس ملک کے ساتھ اچھا نہیں کیا! انہوں نے وفاداری کا ثبوت نہیں دیا! اس طرح

آج ہمارے سامنے جو پاکستان ہے اس کا اس پاکستان سے کوئی واسطہ نہیں جس کا خواب مسلمانانِ برصغیر نے دیکھا تھا! اس لیے آج کا دن ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان سارے معاملات کے بارے میں

آج کا دن ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان سارے معاملات کے بارے میں سوچیں اور ان کا جائزہ لیں کہ ہم سے کہاں غلطی ہوئی اور وہ کونسا لمحہ یا مقام تھا جہاں سے ہم اپنے اصل مقاصد سے انحراف کے مرتکب ہوئے اور منزل سے ہٹک گئے۔

سوچیں اور ان کا جائزہ لیں کہ ہم سے کہاں غلطی ہوئی اور وہ کونسا لمحہ یا مقام تھا جہاں سے ہم اپنے اصل مقاصد سے انحراف کے مرتکب ہوئے اور منزل سے ہٹک گئے۔ آج کا دن اس عہد کی تجدید کا بھی دن ہے کہ ہم اپنی پوری صلاحیتیں اس ملک کے مسائل کو حل کرنے پر صرف کر دیں گے اور اس حوالے سے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں رکھا جائے گا۔ اگرچہ پلوں کے نیچے سے کافی پانی گزر چکا ہے پھر بھی یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر ہم انفرادی طور پر اپنے فرائض ادا کرنے کی پر خلوص سعی کریں تو ماضی میں کی گئی کوتاہیوں اور خود غرضیوں کا ازالہ اب بھی ممکن ہے۔ حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے درست کہا تھا کہ

شدید قلت ہے لیکن کسی بڑے ڈیم کی تعمیر کو اتنا کا مسئلہ بنا لیا گیا ہو اور پورا ملک لوڈ شیڈنگ کے اندمیردوں میں غرق ہو رہا ہو۔ جہاں انصاف کا حصول مشکل ہو جہاں اس ترقی یافتہ دور میں بھی آبادی کا ایک کافی بڑا حصہ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ یقیناً اس ملک کی خاطر قربانیاں دینے والوں کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا کہ ان کے پاکستان کا یہ حشر کر دیا جائے گا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسا سب کچھ کیوں ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تحریک پاکستان کے زمانے میں ہمیں جس قسم کی قیادت میسر تھی آزادی کے بعد اس پائے کے رہنما ہمیں میسر نہیں آئے اور جن کے ہاتھوں

اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ آج آزادی کی قدر و قیمت جلتے، سکتے، تڑپتے اور خاک و خون میں نہاتے ان مسلمانوں سے پوچھی جاسکتی ہے کہ جن پر آتش و آہن کی بارش برس رہی

ہے! پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچی جا رہی ہے اور ان سے زندہ رہنے کا حق چھینا جا رہا ہے۔ آزادی کی قدر و قیمت ان پاکستانیوں سے بھی پوچھی جاسکتی ہے جن کو چند سال بھارتی زندانوں میں گزارنے پڑے۔ جب یہ بھارتی جیلوں سے رہا ہو کر پاکستان پہنچتے ہیں تو بے ساختہ سجدوں میں گر جاتے ہیں! پاکستان جیسی نعمت پر اللہ کا شکر بجالاتے ہیں اور پوری قوم کو بھی پاکستان کی قدر کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔

بلاشبہ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں سوچنے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم جس پاکستان میں رہ رہے ہیں آیا وہ دیا پاکستان ہے جس کے حصول کے لیے ہمارے آباء و اجداد نے لازوال اور بے مثال قربانیاں دی تھیں؟ کیا

عبادت صرف ایک الٰہی!

فرما اور تو سب سے بڑا مہربان ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے کی بجائے مشرک دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک کرنا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو پکارنے کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، شان اور صفات کے حوالے سے اکیلا اور سب سے اعلیٰ ہے۔ اس کی ذات اور صفات میں کوئی بھی شریک نہیں۔ مشرک دلیل نہ ہونے کے باوجود نہ صرف شریک جیسے سنگین جرم میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ شرک کی حمایت میں بحث و تقرار بھی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک داعی کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ مشرک سے الجھنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنا کام کرتا جائے کہ تیرا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس عقیدہ کا انکار کرنے والے یقیناً فلاح نہیں پائیں گے۔ اے پیغمبر! آپ اپنے رب سے اس کی بخشش اور رحم مانگتے رہیں یقیناً آپ کا رب بڑا رحم کرنے والا ہے۔

مشرکین اور منکرین کی ہمیشہ سے یہ خواہش اور کوشش رہی ہے کہ وہ توحید پرستوں کو ان کے راستے سے ہٹا کر شرک اور نافرمانی کے راستہ پر لگائیں۔ جس کے لیے قرآن مجید نے متعدد بار نبی ﷺ کی زبان اطہر سے یہ اظہار اور اعلان کروایا ہے کہ آپ دونوں انداز میں لوگوں کو بتلائیں کہ مجھے غیر اللہ کی عبادت اور لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرنے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔ اگر میں ہدایت کے خلاف لوگوں کی خواہش کی پیروی اور غیر اللہ کی عبادت کروں تو اللہ کا رسول ہونے کے باوجود میں بھی ہدایت سے تہی دامن اور گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے جھکنا، سجدہ کرنا، نذر و نیاز پیش کرنا اور کسی کے واسطے یا حرمت سے مانگنا اس کی عبادت کرنے کے مترادف ہے جس سے ہمارے رب نے ہمیں منع کیا اور اسے شرک قرار دیا ہے جس سے ہمیں بچنا چاہیے اور اللہ کی خالص عبادت کرنی چاہیے۔

پاکستان کے لیے قربانیاں دینے والوں نے اپنا فرض پورا کر دیا، ان کی قربانیوں اور جدوجہد کے نتیجے میں یہ ملک قائم ہوا، یہ ملک ہمارے لیے اللہ کا انعام، امید بہار، شجر سایہ دار اور نعمت پروردگار ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم مملکت خدا واد کی قدر کریں، موجودہ حالات میں ہمیں مایوس و ناامید اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ..... شکار صرف شاہین اور شہباز کا کیا جاتا ہے۔ پاکستان بھی اسلامی دنیا کا شاہین اور شہباز ہے، عالم اسلام کا بازو، شمشیر زن ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ اس لیے یہ غیر مسلموں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ کیا ہوا اگر دشمن زیادہ ہیں، طاقتور ہیں، ہمارے بارے میں ناپاک عزائم واردے رکھتے ہیں، دشمن تو ۱۹۴۷ء میں بھی تھے اور چاہتے تھے کہ پاکستان قائم ہی نہ ہو۔ ان کے نہ چاہنے کے باوجود یہ ملک قائم ہوا اور اس نے تا قیامت سلامت رہنا ہے۔ (ان شاء اللہ)

دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس وقت اپنے ملک کے لیے کیا کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب سے پہلے اللہ کے ساتھ مخلص ہو جائیں، بزدلی کو چھوڑ دیں، جہاد کو زندہ کریں، اسلام پر عمل کریں، اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیں۔ سیاسی، سماجی اور مذہبی سطح پر ایک دوسرے کا احترام کریں۔ ہمارے رہنماؤں اور حکمرانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ رجحشوں، کدورتوں، تنازعات اور اختلافات کو ہوا دینے کی بجائے افہام و تفہیم اور اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کریں۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے بارے میں سوچیں۔ اس وقت پورا عالم اسلام مصائب و آلام کا شکار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”مسلمان جد و احد کی طرح ہیں۔“ اس فرمان کی روشنی میں ہمارا مستقبل عالم اسلام کے ساتھ اور عالم اسلام کا مستقبل ہمارے ساتھ وابستہ ہے۔ پسماندہ خطوں کے مظلوم مسلمان پاکستان کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں، لہذا ضروری ہے کہ ہم پاکستان کو اپنا گھر سمجھتے ہوئے اس کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کریں اور اسے مضبوط و مستحکم کریں۔

ذرا غم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی تھوڑی سی توجہ دے کر ہم اپنے معاملات اب بھی سنوار سکتے ہیں کیونکہ جہاں آزادی کی تاریخ بے شمار ناکامیوں اور محرومیوں سے عبارت ہے وہاں ہم نے بطور یکتہ قوم ایسی کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں جن کا دنیا کی کئی اقوام تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ ہم دنیا کی چھٹی ایٹمی طاقت ہیں اور کئی شعبے ایسے ہیں جن میں ہمارے ملک کی ترقی کی مثال دی جاتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس معراج کو قائم رکھا جائے اور جو معاملات خراب ہو چکے ہیں ان کو درست کرنے پر توجہ دی جائے۔ آج کا دن اس حوالے سے عزم کے اعادہ کے لیے بہترین ہے۔

تحریک آزادی کا ایک اور پہلو جو نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے جس ملک کا خواب دیکھا اور جس راستے کا انتخاب کیا اس کی منزل..... صرف اور صرف اسلام تھی۔ یہ اسلام کی ابدی صداقت و حقانیت ہی تھی کہ جس نے برصغیر کے طول و عرض میں بکھرے مسلمانوں کو سیسہ پلائی دیوار بنا دیا۔ متحد و متفق کر دیا اور ان کو ایک ایسی زندہ قوت بنا دیا کہ جس سے ٹکراتا اور جھٹلاتا انگریز اور ہندو کے بس میں نہ رہا۔ اسلام نے مسلمانوں کو کچھ اس طرح سے ایک لڑی میں پرو دیا کہ ہندوستان کے وہ علاقے جن کا پاکستان میں شامل ہونے کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا، مثلاً بہار، یوپی، پٹنہ، آگرہ، لکھنؤ، کانپور، فرخ آباد، قنوج، سہارنپور اور ڈیرہ دون وغیرہ کے مسلمانوں نے بھی پاکستان کے قیام کے لیے جانیں پھینکیں، پر رکھ لیں اور سردھڑ کی بازی لگا دی۔ حالانکہ ان خطوں کے مسلمان اچھی طرح جانتے اور سمجھتے تھے کہ جغرافیائی طور پر وہ پاکستان کا حصہ نہیں بن پائیں گے۔ انہیں اس بات کا بھی احتمال تھا کہ وہ شاید بحفاظت پاکستان پہنچ بھی نہ پائیں گے۔ اس کے باوجود ایک ہزار کی ہندو آبادی میں رہنے والے ایک مسلمان کے لیے بھی یہ نعرے بہت پرکشش تھے:

پاکستان کا مطلب کیا..... لا الہ الا اللہ

بولو بھیا ایک زبان..... بن کے رہے گا پاکستان

مسلمانوں کے اس عزم و استقلال اور ایمانی جذبہ و دلولہ کی وجہ و بنیاد یہ تھی کہ وہ کلمہ طیبہ اور پاکستان کو ہم معنی سمجھتے تھے۔

اور درخت اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔“ مگر ”وجودی“ صوفی کی ترنگ ہے۔

ہک ائے ہک ائے ہک ائے
جیسا ہک کوڈو کر جانے اوکا فرتے شرک اے
اسی طرح مرزا عبدالقادر بیدل جن کو دور حاضر کے
”وجودی“ بہت بڑا فلسفی مانتے اور نہایت محبت و عقیدت
کی نظر سے دیکھتے ہیں فارسی میں لکھتے ہیں:

جاروب ”لا“ بیار کہ ایں شرک فی الوجود
با گرد فرش و سینہ با یواں برابر است
”لا“ کی جھاڑو لاؤ کہ خدا اور مخلوق دو اور جدا جدا
ماننے کے شرک کو میرے سینے کے فرش الیوان سے
صاف کر کے باہر نکال دو۔“

ان بے چاروں کو یہ غم کھائے جا رہا ہے کہ ع
در وحدت دوئی محال است
حالانکہ مطلوب تو حسی توحید الوہیت توحید ربوبیت
توحید فی الاحکام۔ مگر انہوں نے توحید و وجودی [لا موجود
الا اللہ] گھڑی اور یہ فلسفہ بگھارنے لگے کہ [لا معبود
الا اللہ] شریعت کا مسئلہ ہے [لا مقصود الا اللہ]
طریقیت کا مسئلہ ہے اور [لا موجود الا اللہ] حقیقت کا

مسئلہ ہے۔ اس طرح شریعت طریقیت اور
حقیقت کے نام سے الگ الگ راہیں بنا
کر نئی منطق اور دلیل بازی شروع کر دی۔
حالانکہ کوئی طریقیت اور حقیقت ایسی نہیں
جو ”شریعت“ کو ہی ساقط کر دے۔ اس پر

علامہ اقبال کا کہا صادق آتا ہے ع
صوفی کی طریقیت میں فقط سستی احوال
اور یہ کہ

قرآن کو باز سچے اطفال بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد
اب اگر مخلوق ہی موجود نہیں یا پوری کائنات عکس
اور سائے ہیں تو وہ ”الہ“ کن کا ہوگا؟ وہ رب العالمین
کیسے بنے گا؟ وہ اپنے احکام کن پر نازل اور نافذ کرے
گا؟ حقیقت یہ ہے کہ ان ”وجودیوں“ نے تو الحمد سے
والناس تک پورے قرآن کو ہی جھٹلادیا۔ قرآن شروع
ہوتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ سے اور مکمل ہوتا
ہے ﴿رَبِّ النَّاسِ﴾ ﴿مَلِکِ النَّاسِ﴾ اور ﴿اِلٰہِ النَّاسِ﴾

ہمارا دست اور دست الوجود کا موازنہ

جناب رفیع عبداللہ شاہین
قلمبر ۲ (آخری)

نشانوں میں سے ہے۔“ (الروم: ۲۲/ ۲۵) ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالاٰخِلَافِ الْکَیْلِ وَالنَّهَارِ لَکَیْلَتٍ
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ﴾ (البقرہ) ”بے شک آسمانوں اور زمین
کا بنایا جانا اور شب و روز کا آنا جانا عقل مند قوم
کے لیے اللہ کے نشان قدرت و خالقیت میں سے ہے۔“
بار و گرا کیداً فرمایا: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالاٰخِلَافِ الْکَیْلِ وَالنَّهَارِ لَکَیْلَتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ (آل
عمران) ”بے شک صاحب بصیرت لوگوں کے لیے
آسمانوں و زمین کی پیدائش اور شب و روز کے ادل بدل
میں اس اللہ کی صفت خالقیت کی زبردست نشانیاں ہیں۔“
چنانچہ آفاق کی اس کار شیشہ گری کے خالق و مالک اور
باری تعالیٰ کے جامع تعارف کے طور پر فرمایا گیا:

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا

بے شک زمین و آسمان کی ہر چیز اور پر پھیلانے ہوئے
پرندے بھی اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ یقیناً سب اپنی اپنی
نماز کا طریقہ اور حمد و ثنا کی حالی و قوی تسبیح کو جانتے ہیں۔

﴿فِیْ سِتِّ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ﴾ (النور: ۴۱)
”وہی ہے جس نے آسمانوں و زمین اور ان میں جو
کچھ بھی ہے چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر
مستوی ہو گیا۔“
﴿اِنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَہٗ مِنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالطَّیْرِ صَافًۢتٍ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ﴾
(النور: ۴۱)

”بے شک زمین و آسمان کی ہر چیز اور پر پھیلانے
ہوئے پرندے بھی اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ یقیناً
سب اپنی اپنی نماز کا طریقہ اور حمد و ثنا کی حالی
و قوی تسبیح کو جانتے ہیں۔“

نیز یہ کہ ﴿وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ﴾ ”بوتیاں

ان وجودیوں کے مؤیدین اور تعین جو ایک طرف
[لا موجود الا اللہ] کے قائل ہیں دوسری طرف ”ایمان
کی حقیقت“ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آیات الہی
سے ایمان حاصل اور مضبوط ہوتا ہے جو تین قسم کی ہیں:
۱۔ آیات آفاقی یعنی کائنات پر غور یہ چاند سورج
ستارے ہوائی وغیرہ

بقول شاعر:
کھول آنکھ زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
دنیا کا بغور مطالعہ کرو ہر جگہ تمہیں اللہ کی خالقیت کی
نشانیاں نظر آئیں گی۔

برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار
ہر ورق دفتر است از معرفت کردگار
۲۔ آیات انفسی یعنی اپنی ہستی اور پیدائش پر غور
کرو۔ اپنے اندر جھانکو۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
قرآن کیا کہتا ہے؟ ﴿وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا
تَبْصُرُوْنَ﴾

۳۔ اور تیسری ہیں آیات قرآنی ان تینوں میں گہرا
رہے۔ آیات آفاقی آیات انفسی آیات قرآنی۔
ان تینوں میں تدبر کے ذریعہ انسان ایمان حاصل
کرے۔ یہ اونچے درجے کا ایمان ہے۔ یہ صدیقین کا
ایمان ہے۔ اب قرآن مجید جو ایمان کا منبع ہے وہ تو تمام
اشیاء کائنات کو ﴿صَنَعَ اللّٰہُ الَّذِیْ اَتَقَنَ کُلَّ شَیْءٍ﴾
(الملک) ”یہ اللہ کی کارگیری ہے جس نے ہر چیز کو وجود
بخشا۔“ کہہ کر اس کی صنعت و کارگیری کا شاہکار بتاتا اور
صفت خالقیت کی زبردست نشانیاں قرار دیتا ہے۔
مخجوائے عبارت قرآنی ﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ﴾ ”اور آسمان و زمین کی خلقت اس کی نشانوں
میں سے ہے۔“ ﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
بِاَمْرِہٖ﴾ ”اور اس کے حکم سے زمین و آسمان کا قیام اسی کی

پر۔ یعنی سب کی سب تعریفیں اور کل شکر اللہ پاک کا ہے جس کا تعارف یہ ہے کہ وہ سارے جہانوں کا پالنہار ہے جو سب لوگوں کا رب ہے سب لوگوں کا بادشاہ اور سب لوگوں کا معبود ہے مگر وجودی کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود ہی نہیں۔ (تو پھر وہ کن کا پروردگار ہے بادشاہ ہے اور معبود ہے؟)

قرآن کی سورۃ الرحمن میں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی نوع بنوع مخلوقات اور نعمتوں کے استحضار کے بعد بار بار استفسار کیا ہے: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ﴾ ”پھر (اے انسانو! اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟“

حقیقت یہ ہے کہ ”وجودیوں“ نے تو تمام تعلیمات دین پیدائش و موت، معاش و معاد، حیات بعد الممات، حشر و نشر، حساب و کتاب، جزا و سزا اور جنت و دوزخ کو جھٹلا دیا ہے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ بھی موجود نہیں تو باری تعالیٰ زندگی کن کو دیتا ہے؟ موت کسے دیتا ہے؟ دوبارہ کن کو پیدا کرے گا؟ حساب و کتاب کن سے لے گا؟ عذاب و ثواب کس کے لیے ہے اور جنت و جہنم میں کن کو داخل کرے گا؟

در اصل ”وجودیوں“ سے قرآن مجید کے ایک انتہائی اہم اور بنیادی اصول سے اعراف کے باعث زبردست سہوا ہوا ہے۔ یعنی قرآن مجید نے یہ قاعدہ کلیہ بتا دیا ہے کہ

﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (ال عمران)

”وہی ہے (اللہ) جس نے (اے نبی!) آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں واضح حکم والی آیتیں ہیں وہی اصل (مقصود) کتاب ہیں اور دیگر غیر واضح ہیں (جو صرف ایمان لانے کی ہیں یعنی بحث طلب نہیں ہیں۔) تو وہ لوگ جن کے دلوں

میں نقص ہے پس وہ پیچھے گئے رہتے ہیں ان ذو معانی آیات کے (حالانکہ ان کو صرف مان لینا ہی کافی تھا) وہ محض فتنہ تلاش کرتے رہتے ہیں اور ان آیتوں کی من گھڑت تاویلیں ڈھونڈتے ہیں جبکہ سوائے اللہ کے ان کی (صحیح) تاویل کوئی نہیں جانتا۔ پس پختہ اور مستند علم والے صاف دل لوگ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو ان تشابہ آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔“

مگر ان ”وجودیوں“ سے یہی سہوا و تسامح ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے عقیدہ وحدت الوجود کا تمام تر مدار ایسی ہی تشابہ آیات پر رکھا۔ مثلاً سورۃ الحدید کی آیت ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ کی ایسی تاویل کی کہ پورے نظریہ وحدت الوجود کی عمارت اس پر استوار کر دی۔ جبکہ صاحب قرآن ﷺ کی وہ حدیث جس میں مذکورہ بالا اسائے حشری کے واسطے سے انتہائی جامع دعا کی گئی ہے اس کے الفاظ ہیں:

اللهم رب السموات ورب الارض ورب كل شيء..... انت الاول فليس قبلك شيء وانت الاخر فليس بعدك شيء وانت

مفاتی ناموں کی شرح واضح ہو رہی ہے اس کا تو آغاز ہی [رب كل شيء] ”تمام اشیاء کو نشو و نما دینے والا۔“ کے الفاظ سے ہو رہا ہے مگر ”وجودیوں“ کی عقل پر تالے پڑ گئے ہیں کہ انہوں نے ہر چیز کے وجود سے ہی انکار کر دیا اور یوں اللہ تعالیٰ کی صفات ”بدع و خلق“ سے انکاری ہو گئے۔ جبکہ مذکورہ بالا آیہ مبارکہ میں بیان کردہ اسائے الہی کی واحد تفسیر وہی ہے جو آپ ﷺ نے [لیس قبلک شیء، لیس بعدک شیء، لیس فوقک شیء، لیس دونک شیء] کے جامع الفاظ سے بیان فرمائی ہے۔

یہی مذکورہ بالا آیہ مبارکہ کی بہترین اور واحد تفسیر ہے اور اسی پر ہمارا ایمان ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہمیں کسی تاویل اور دلیل بازی میں پڑنے کی ضرورت ہے نہ اجازت۔ کیونکہ اگر وحدت الوجود صحیح ہے اور اس مسلک کو من و عن تسلیم کیا جائے تو حقائق اشیاء باطل ٹھہرتی ہیں۔

اگر وحدت الوجود حقیقت ہے تو عالم اور افراد غیر حقیقی ہیں۔ لیکن عقل سلیم ایسا ماننے کو تیار نہیں جبکہ قرآن میں خود اللہ تعالیٰ بھی کہہ رہا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

بَاطِلًا﴾

”اور ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ کائنات ان کے درمیان ہے اس کو جھوٹ موٹ نہیں بنایا۔“

اور یہ کہ

﴿وَأَوَّلُ يُفَكِّرُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ (الروم: ۸)

”کیا ان لوگوں نے اپنے آپ میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں زمین اور ان کے مابین کی کائنات کو با مقصد اور ایک مقررہ مدت کے لیے پیدا کیا ہے۔“

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ ان وجودیوں کو دانش و بینش عطا فرمائے اور ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس دونك شيء..... [سنن الترمذی، سنن ابن ماجہ، صحيح مسلم، مشكاة المصابيح] ”اے ہمارے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار اور ہر چیز کو نشو و نما دینے والے! تو سب سے پہلے ہے اور تجھ سے قبل کوئی چیز نہیں اور تو سب سے آخر ہے اور تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو سب سے بڑھ کر عیاں ہے اور تجھ سے زیادہ واضح کوئی چیز نہیں اور تو سب سے بڑھ کر پنهان ہے اور تجھ سے بڑھ کر مخفی کوئی چیز نہیں۔“

اس سے بڑھ کر اور کیا عقل و خرد کا ”خطاطا“ کہ جس حدیث رسول ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا

جمود سے کھینچ کر جہاد و غزا کے میدان میں اٹھا لائے۔“

خود شاہ جی بھی اس کا اعتراف فرماتے تھے۔ یہ واقعہ ہے کہ امرتسر کی دینی زندگی میں سیاسی الجھل ڈالنے کا آغاز انہی مولانا غزنوی کی بدولت ہوا۔ بلاشبہ انہیں پنجاب میں علماء کی جنگ آزادی کا پہلا سالار کہا جاسکتا ہے۔“

آغا شورش کا شمیری آگے چل کر لکھتے ہیں:

”مولانا سید محمد داؤد غزنوی تحریک خلافت میں سیاسی زندگی کی راہ پر نکلے اور اس وقت کلمہ حق بلند کیا جب آزادی کا نام لینے پر زبانیں کاٹ لی جاتیں اور انقلاب زندہ باد کہنے کی پاداش میں کوڑے لگتے تھے۔ پہلی دفعہ صوبہ میں مولانا غزنوی نے جمعیۃ العلماء کی بنیاد رکھی، خلافت کمیٹی بنائی، نتیجتاً تین سال قید با مشقت ہو گئی۔ دوسری مرتبہ ۱۹۲۵ء میں پکڑے گئے، تیسری مرتبہ ۱۹۲۷ء میں سامن کمیشن با یگاٹ کی تحریک میں دھر لیے گئے۔ مجلس احرار قائم ہوئی تو اس کے بانیوں میں سے تھے۔ مدت العمر اس کے سیکرٹری جنرل رہے۔ تحریک کشمیر میں چوتھی مرتبہ قید ہوئے دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ میں گرفتار ہو گئے اور انگریز کے خلاف ”ہندوستان چھوڑ دو“ کی تحریک میں تقریباً تین سال جیل میں رہے۔ ۱۹۳۵ء میں صوبہ پنجاب کانگریس کے صدر چنے گئے، ایکشن لڑا اور دھارویال کی لیبر سیٹ سے منتخب ہو گئے۔ ۱۹۳۶ء کے وسط میں کانگریس سے الگ ہو کر مسلم لیگ میں چلے گئے۔“

(چٹان ۲۳ دسمبر ۱۹۶۳ء)

مندرجہ بالا سطور پر نگاہ ڈالنے سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ علمائے اہل حدیث نے نہ صرف دینی و سیاسی عظیم تحریکوں میں حصہ لیا بلکہ وہ ان کے بانیوں میں سے تھے اور ان کٹھن راہوں میں قید و بند کے مصائب اور دوسری مشکلات کو بسر و چشم برداشت کیا۔ الغرض اگر ہم تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کا ذکر آگے بڑھانے کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں خطبہ الہ آباد سے لے کر ۲۳



رہا ہوں اور مستند حوالوں کے ساتھ کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ اہل حدیث عالم دین علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے دیا تھا اور دوسرا نعرہ ”لے کے رہیں گے پاکستان..... بن کے رہے گا پاکستان“ یہ نعرہ بھی اہل حدیث عالم دین حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی نے کلکتہ کے ایک جلسہ میں قائد اعظم کی موجودگی میں دیا تھا۔ ہندوستان کے شہروں، قصبات اور دیہات میں یہ نعرے گونج گونج گئے تھے۔

تحریک پاکستان میں علمائے اہل حدیث کی جنگ و تاز اور جد و جہد ناقابل فراموش ہیں بلکہ منزل کے حصول کے لیے ان کی جانی و مالی اور کئی طرح کی قربانیاں تاریخ پاکستان کا روشن باب ہیں۔

جملہ معترضہ کے طور پر عرضداشت ہوں کہ تحریک

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرار داد پاکستان دراصل مسلمانان ہند و پاکستان کے لیے ایک نئی صبح کا طلوع تھا جس نے شکوک و شبہات اور مایوسیوں کے اندھیروں کو ختم کر دیا اور ان کی منزل کا تصور واضح کر دیا۔ نشان منزل سے لے کر حصول منزل تک ۱۲ اگست ۱۹۴۷ء کا سفر سات سال میں کیے طے ہوا۔ یہ دراصل رضائے الہی سے تحریک پاکستان کے قائدین و کارکنان کی جد و جہد کا ثمر تھا۔

قائد اعظم مسز محمد علی جناح نے نشان منزل تو کئی بار قوم کے سامنے واضح کر دیا تھا۔ بطور مثال عرض کرتا ہوں کہ ۱۹۴۵ء میں پیر صاحب ماکی شریف نے مسلم لیگ میں شمولیت سے قبل قائد اعظم سے تصور پاکستان کے حوالے سے وضاحت چاہی تو قائد اعظم نے پیر صاحب کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے وضاحت کی کہ پاکستان

کی دستور ساز اسمبلی کبھی بھی شریعت کے منافی قوانین نہیں بنائے گی اور نہ ہی پاکستان کے مسلمان غیر اسلامی قوانین کی اجازت دیں گے۔

قرار داد پاکستان کی منظوری

کے نو ماہ بعد قائد اعظم کا ایک بیان ملاحظہ فرمائیں:

”مسلم اقلیت والے صوبوں کے مسلمانوں کو اپنی تقدیر کا مقابلہ کرنا چاہیے لیکن مسلم اکثریت والے صوبوں کو آزادی دلائی چاہیے تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔“ (انقلاب ۳۰ دسمبر ۱۹۴۰ء)

غور کیجیے! قائد اعظم دسمبر ۱۹۴۰ء میں جب ابھی پاکستان کا تصور محض ایک خواب تھا اس مطالبے کا جواز یہ دے رہے ہیں کہ ”تاکہ وہ اپنی زندگی اسلامی شریعت کے مطابق گزار سکیں۔“

میں اپنے بہت سے مضامین اور بڑی بڑی کانفرنسوں میں تقریر کے دوران ہانگ دہل عرض کرتا چلا آ

تحریک پاکستان میں علمائے اہل حدیث کی تگ و تاز اور جد و جہد ناقابل فراموش ہیں بلکہ منزل کے حصول کے لیے ان کی جانی و مالی اور کئی طرح کی قربانیاں تاریخ پاکستان کا روشن باب ہیں۔

پاکستان سے قبل کی برصغیر کی عظیم تحریکوں کے اولین مجاہدین علمائے اہل حدیث ہی تھے۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد داؤد غزنوی کا اسم گرامی پیش پیش نظر آتا ہے ان کی وفات پر آغا شورش کا شمیری نے تعزیتی مقالہ میں لکھا ہے:

”اس حقیقت سے شاید کم لوگ واقف ہوں گے کہ

پنجاب کے علماء میں سے مولانا سید محمد داؤد غزنوی وہ پہلے عالم دین تھے جنہوں نے تحریک خلافت کے زمانہ میں انگریزی حکومت کے خلاف اپنا پرچم کھولا وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے امرتسر میں انگریزی حکومت کے خلاف وعظ و ارشاد کا سلسلہ شروع کیا اور یہ شرف تاریخ نے ان کے سپرد کیا کہ وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو منبر و محراب کے

مارچ ۱۹۳۰ء کی قرارداد پاکستان اور پھر سات سالہ کاوشوں کے نتیجے میں نوزائیدہ مملکت ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کے وجود میں آنے تک علمائے اہل حدیث کا کردار انتہائی ممتاز اور سر فہرست نظر آتا ہے۔ شاعر کی زبان میں۔

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں
تحریک پاکستان کے کٹھن مراحل میں مختلف ادوار میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ، مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑیؒ اور ان کے پیچھیوں مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، غزنوی علمائے کرام خصوصاً مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ، مولانا محمد اسماعیل غزنویؒ، لکھنوی خاندان کے علمائے سلف مولانا محی الدین لکھنویؒ اور مولانا معین الدین لکھنویؒ، مولانا عبدالجبار سوہدرویؒ اور پھر ان حضرات کے شاگردان رشید اور نوجوان مبلغین کی ایک لمبی اور وسیع فہرست سامنے آتی ہے جنہوں نے اپنے اپنے علاقوں ہی میں نہیں بلکہ برصغیر کے دور دراز پر خطر ماحول میں دورے کیے، تحریک پاکستان کو آگے بڑھایا اور پھر جا کر پاکستان وجود میں آیا۔ انہی پاکباز قائدین نے قائد اعظم کے رفقہ میں شامل ہو کر لوگوں کے دلوں میں آزادی کی شمع جلائی اسی شمع کی روشنی نے قیام پاکستان کی راہ دکھائی۔

پاکستان بننے کے بعد ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو قرارداد پاکستان پہلی دستور ساز اسمبلی نے پاس کی جس میں اس وقت کے مشرقی پاکستان کے ممبران اسمبلی صلا نا اکرم خاں اور علامہ راغب احسن اہل حدیث سرکردہ علماء تھے۔ ۲۲ نکات جو ۳۱ علماء کرام نے سید سلیمان ندوی کی صدارت میں کراچی کے ایک نمائندہ اجلاس مؤرخہ ۹ فروری ۱۹۵۱ء میں منظور کیے اس اجلاس کے محرک مولانا داؤد غزنوی تھے۔ اجلاس میں مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ، مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف اور مولانا محمد حنیف ندوی بھی موجود تھے۔ اپنے ان نامور اسلاف کے مشن کو فروغ دیتے ہوئے موجودہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی قیادت سینیئر پروفیسر ساجد میر علیؒ اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم علیؒ سرگرم عمل ہیں۔ اسلامائیزیشن کے اقدام تحریک تحفظ حریم شریفین اور آزادی کشمیر کی تحریک میں ہمارے قائدین محترم کا ممتاز اور نمایاں کردار ہے۔

مدینہ منورہ میں دہشت گردی

تحریر: جناب مولانا عطاء محمد جمجوم

دہشت گردی کا ممکنہ مقصد یہ تھا کہ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے زائرین متاثر ہوں پھر میڈیا کے ذریعے سعودی حکومت کی نااہلی کا داویلا چلایا جائے۔ قانون قدرت ہے کہ جو قوم اللہ کے دین کی نصرت کرتی ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔ آزمائش میں ضرور ڈالتا ہے مگر رسوا نہیں کرتا۔ عالم اسلام میں سعودی حکومت کو اعزاز حاصل ہے کہ وہ سکاری سطح پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اللہ کی مدد ہے سعودی انٹیلی جنس کی بروقت بحری اور سکیورٹی فورسز کی فوری کارروائی نے مسجد نبوی کے تقدس کو بچر دیا۔ سعودی حکومت بدنام نہیں ہوئی بلکہ حج کے لیام قریب ہیں وہ پہلے کی نسبت مزید عطا ہو گئی ہے۔

دہشت گرد اور ان کے سرغنہ وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو حریم شریفین کے تقدس کو پہلے بھی پامال کرتے رہے ہیں اور اپنے مذموم مقاصد کو بروئے کار لانے کی دھمکی دیتے رہے ہیں۔ سعودی حکومت نہایت محنت اور جانفشانی سے حریم شریفین کے تحفظ اور حجاج کرام کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرنے میں متحرک و فعال ہے۔

سعودی عرب کے گرد و نواح میں ایسی حکومتیں قائم کی جا رہی ہیں جن کا سعودی حکومت سے نظریاتی اختلاف ہے، طاغوتی قوتوں کی منشاء ہے کہ سعودی عرب کے حالات عراق، شام اور یمن کی طرح ابتر ہو جائیں اور ان کو حریم شریفین پر تسلط جمانے میں مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سعودی حکومت اور اس کے اتحادی دہشت گردوں کے خلاف نبرد آزما ہیں تاریخ شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قیصر و کسریٰ کے ہواؤں پر کھڑے ہو کر اذان دی، بیتے دریاؤں میں بے خطر کود کر دشمن کا تعاقب کیا، ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس کر ساتھ ہزار کے لشکر کو گوریلہ کارروائیوں سے تتر بتر کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد عرب ہرتی پر موجود ہے وہ اسلاف کی جرأت و حیثیت کی پاسپاں بن کر طاغوتی چیلوں کے خلاف دعوت و جہاد کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ ملت اسلامیہ کی عزت، جان و مال اور آبرو و حریم شریفین پر قربان ہے۔ خدا خواستہ کسی نے منکلی آنکھ سے دیکھا تو وہ ہنسی ہاتھوں سے اسے نوج لیں گے۔ ان شاء اللہ! الہی حریم شریفین اور سعودی عرب کی سلیت و وحدت کو طاغوتی قوتوں اور صیہونی چیلوں کے شر سے محفوظ فرما اور امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی توفیق دے۔ آمین!

مسجد نبوی جہاں اونچی آواز سے بولنا ادب و احترام کے معنائی ہے وہاں ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کو افطاری سے ذرا قبل زوردار خودکش دھماکہ ہوا۔ سعودی سکیورٹی فورسز کی بروقت کارروائی نے مسجد نبوی کے تقدس اور نمازیوں کو ممکنہ دہشت گردی سے بچا لیا۔ یہ تربیت اور تزکیہ کا ثمر ہے کہ انہوں نے جان کا نذرانہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو روز جزا شافع محشر علیہم السلام کی صحبت نصیب کرے۔ آمین!

ریاض الجہ سے متصل جو اساحت ہتیتوں سے محبت و عقیدت رکھنے والے افسوسناک خبرن کرشم سے نڈھال ہو گئے اور برطانوی اہلکار کیا کاش ایہ ہم ہمارے سینوں پر گستاخ ہمارے لولاد پر پڑتا یا ہمارے مل باپ کی قبروں پر برستار لیکن مدینہ منورہ محفوظ رہتا۔

سعودی حکومت نے یمن کے حوثی باغیوں کے جارحانہ عزائم دیکھ کر پاکستان سے عسکری تعاون طلب کیا تو پاکستان کی پارلیمنٹ نے سعودی برہد کی حفاظت سے معذرت کر لی البتہ حریم شریفین پر ممکنہ خطرہ کی صورت میں تعاون کا یقین دلایا۔ قابل غور پہلو یہ ہے کہ افغانستان پر روسی یلغار کے دوران پاکستان نے افغانیوں سے عسکری تعاون کیا۔ تائن لیبیوں کے بعد امریکیوں نے افغانستان پر حملہ کر دیا تو حکومت پاکستان نے پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر امریکہ سے تعاون جاری رکھا۔ اقوام متحدہ نے دنیا بھر میں دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے فوج طلب کی تو پاکستان نے فراہم کی، سری لنکا نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے مدد طلب کی تو پاکستان نے فراہم کی۔ سعودی عرب جس نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی تکمیل اور میزائلوں کی تیاری کے لیے خزانوں کے منہ کھول دیئے جب اس نے اپنے ملک کی حفاظت اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے عسکری تعاون طلب کیا تو حکومت کو پارلیمنٹ کے دروازہ پر دستک دینا کیوں یاد آیا؟

سعودی حکومت نے جس خطرہ کے پیش نظر فوجی تعاون طلب کیا تھا عرصہ نہیں گزرا کہ دہشت گردوں نے مدینہ المرسول کو نشانہ بنا ڈالا۔ پرنٹ میڈیا کے مطابق حکومت پاکستان نے حریم شریفین کے تحفظ کے لیے خدمات پیش کر دیں، پاک فوج کے جوان اللہ کی مدد سے حالات پر کنٹرول کر لیں گے۔ ان شاء اللہ! رمضان المبارک آخری عشرہ کے دوران حریم شریفین میں مسلمانوں کا دوسرا عظیم اجتماع ہوتا ہے۔ طاغوتی قوتوں کی

يُخْتَلَىٰ خَلَاهَا. [بخاری ومسلم]

”یہ وہ شہر ہے جسے اللہ نے اس دن سے حرام ٹھہرایا ہے، جب اس نے زمین و آسمان پیدا فرمائے تھے۔ اللہ کی قائم کردہ اسی حرمت کی وجہ سے یہ قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ مجھ سے پہلے کسی شخص کو اس میں قتل کی اجازت نہیں دی گئی۔ میرے لیے بھی یہ دن کی ایک گھڑی ہی کے لیے حلال کیا گیا۔ چنانچہ اللہ کی قائم کردہ اسی حرمت کی وجہ سے یہ اب بھی قیامت تک حرام ہی رہے گا۔ نہ اس کے کانٹوں والے درخت کاٹے جائیں گے، نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے گا، نہ اس میں گری ہوئی کوئی چیز اٹھائی جائے گی، نہ اس کے کوئی اسے مالک تک پہنچانے کے لیے اٹھائے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔“

جب حرم میں شکار اور درختوں کا احترام مطلوب ہے تو انسانوں کے احترام کا درجہ تو اولیٰ ہوگا۔ لہذا حرم میں کوئی ایسا قول و فعل جو وہاں اذیت کا باعث بنے جائز نہ ہوگا۔ بلکہ ہر ایک پر واجب ہوگا کہ وہ اس سرزمین کا احترام کرے اللہ کی حرمتوں کا خیال رکھے اور جو وہاں پہنچ جائے امن والا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی جان و مال کی حرمت کو اس شہر کی حرمت کے ساتھ ذکر فرمایا کہ:

[إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَغَتْ] (بخاری)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون اور مال حرام کر دیے ہیں جیسے تمہارے شہر میں آج کے دن اور اس مہینے کی حرمت ہے، کیا میں نے یہ سب کچھ پہنچا دیا؟“

اللہ تعالیٰ نے اس شہر میں شکار، انسان، گھاس پھوس کی حرمت کے ساتھ یہ بھی کسی گناہ کا ارادہ کرنے پر بھی سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حرمت عرین حرمت انسان تک

(محرر: جناب میاں متیق الرحمن (ریسرچ سکار)

”اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے ہوئے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔“

اللہ نے اس گھر کو امن و امان کی جگہ بنایا ہے کہ جس میں لوگ امن پاتے ہیں اور اس میں موجود شکار جانور کے لئے بھی اس کو امن والا بنایا ہے، چنانچہ اس میں شکار بھی امن و امان میں رہتا ہے جس کے کھانے کو اللہ

جب حرم میں شکار اور درختوں کا احترام مطلوب ہے تو انسانوں کے احترام کا درجہ تو اولیٰ ہوگا۔ لہذا حرم میں کوئی ایسا قول و فعل جو وہاں اذیت کا باعث بنے جائز نہ ہوگا۔

نے حرم کے باہر مسلمانوں کیلئے مباح کیا ہے۔ اس کا حرم میں پایا جانا اسے امن والا بنا دیتا ہے حتیٰ کہ حرم سے نکل جائے، مگر اسے بھگایا یا ڈرایا نہیں جائے گا اور نہ ہی قتل کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو حرمت والا بنایا ہے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

[إِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْفَرُ صِنْوُهُ وَلَا يُلْتَقِطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مِنْ عَرَفَها وَلَا

حرمت بیت اللہ شریف

حریم شریفین میں امن و امان کی حفاظت شرعی فریضہ ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کیلئے امن اور رزق کی فراوانی کی دعا کی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الْبَرَكَاتِ﴾ (البقرہ: 128)

”اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب! اس شہر کو امان والا کر دے۔“

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِرِ بُرْجِهِمْ مَسَاجِدَ وَ عَهْدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهْرًا بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾

”اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان

بنایا اور ابراہیم کے گھرے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنا دیا اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کر طواف اور اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے۔“ (البقرہ)

اسی شہر کے امن کی قسم کھائی کہ:

﴿وَ هَذَا الْبَلَدُ الْأَمِينُ﴾ ”اور اس امان والے شہر کی قسم۔“

امن تو پوری دنیا کیلئے اہم اور ضروری ہے مگر حرم مکہ کو اور اس میں موجود دیگر چیزوں کی حرمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجْلُوْا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدہ: 2)

عَذَابُ الْيَنْبُوتِ (الحج)

”اور جو شخص حرم کعبہ میں گناہ کا ارادہ بھی کرے گا تو ہم اسے المناک عذاب چکھائیں گے۔“

مکہ شہر میں جانداروں اور اشجار وغیرہ کی حرمت کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس کی سمت قضائے حاجت تک کو منع فرما کر اس کی عظمت کو واضح فرمادیا۔ سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا أَنْتِمُ الْغَائِطُ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّفُوا أَوْ غَرِّبُوا.] (بخاری ومسلم)

”جب تم قضائے حاجت کیلئے کہیں جاؤ تو اس حالت میں قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پشت۔“

حرم کعبہ کی حرمت کے معاملات کے بارے میں جن امور کا دائرہ انسانی بساط میں ہے، وہ مومنوں پر فرض اور جو باہر ہوں وہاں اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت، دفاع اور حرمت کا بندوبست فرمادیا ہے۔ جیسے

دجال کو روکنا انسانی بساط سے باہر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس شہر کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لیے فرشتوں کو مقرر کر کے بندوبست فرمادیا ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدِّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نَقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ.]

”کوئی شہر ایسا نہیں جسے دجال نہ روندے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ان کے راستوں میں سے ہر راستہ پر صرف بتہ فرشتے حفاظت کر رہے ہیں۔“ (بخاری ومسلم)

مکہ مکرمہ کی حرمت کو برقرار رکھنے کیلئے اس حد تک ہدایات دی گئی ہیں کہ وہاں بغیر کسی وجہ کے بے نیام ہتھیار ہی نہ نکالے جائیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ.] (مسلم)

”تم میں سے کسی کو یہ جائز نہیں کہ مکہ معظمہ میں ہتھیار اٹھائے پھرے۔“

مکہ مکرمہ کی حرمت کیلئے انسان، قربانی، جانور، اشجار کاٹنا اور بلا وجہ اسلحہ اٹھانے تک کی ہدایات اور دجال سے دفاع کے بندوبست کے بارے میں واضح ارشادات فرمانے کے ساتھ ساتھ اس قدر حرمت کا خیال رکھا ہے کہ وہاں اگر کوئی جھوٹی قسمیں بھی اٹھائے یا برا کام کرے تو اسے دنیا میں ہی ذلیل و رسوا ہونا پڑتا ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک واقعہ درج کیا ہے کہ: ایک قریشی تاجر تجارتی سفر پر قبیلہ بنو ہاشم کے ایک شخص عمرو بن علقمہ کو اپنی خدمت اور انتظامی معاونت کے لئے اپنے ساتھ لے گیا۔ راستے میں کسی مسئلہ میں اختلاف پر آپس میں ان کا جھگڑا ہوا، تو تاجر نے اپنے ہاشمی معاون پر تشدد کیا، وہ اس تشدد سے قریب المرگ ہو گیا۔ اس نے کسی نہ کسی طرح یہ خبر کسی اجنبی کے ذریعہ مکہ میں ابوطالب کے پاس پہنچا دی۔ وہ بعد میں

”کوئی شہر ایسا نہیں جسے دجال نہ روندے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ان کے راستوں میں سے ہر راستہ پر صرف بتہ فرشتے حفاظت کر رہے ہیں۔“

فوت بھی ہو گیا اور خبر مکہ پہنچ گئی۔ پھر بنو ہاشم نے عامل قریشی تاجر سے مطالبہ کیا کہ خون بہا ادا کرو یا تیرے خاندان کے پچاس آدمی حلفیہ قسم دیں کہ تو نے قتل نہیں کیا، یا پھر ہم تجھے قصاص میں قتل کریں گے۔ اس قریشی تاجر نے قبیلے کے پچاس افراد سے قسم دینے کی حامی بھر لی۔ ان پچاس میں سے دو افراد ابوطالب کے پاس آئے اور قسم کے عوض اپنے حصے کی دیت اونٹ دیکر ابوطالب کو راضی کر لیا اور اپنی قسم نہ دی۔ باقی اڑتالیس افراد نے بیت اللہ کے قریب جھوٹی قسمیں اٹھالیں، سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں

[وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَالَ الْحَوْلُ وَمَنْ الثَّمَانِيَّةَ وَأَرْبَعِينَ عَنْ تَطَرُّفٍ] (بخاری)

”اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ ان اڑتالیس میں سے ایک شخص بھی آنکھ

چھپکنے والا نہ رہا، یعنی ایک بھی نہ بچا، سب ایک سال کے اندر اندر مر گئے۔“

حرمت مدینہ منورہ:

جس طرح مکہ مکرمہ کی حرمت ہے بالکل ایسے ہی نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیا اور اسے بھی انہی تمام حرمتوں سے نوازا جو مکہ کو حاصل تھیں۔ سیدنا ابوسعید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

[إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابِتْهَا لَا يَقْطَعُ عِضَاهَا وَلَا يَصَادُ صَيْدُهَا.] (مسلم)

”ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں۔ اس کے گوشوں کے درمیان میں جھاڑیاں نہ کاٹی جائیں اور نہ شکار کیا جائے۔“

جیسے مکہ مکرمہ کی حرمت ہے اسی طرح مدینہ منورہ کی حرمت ہے جو اسے پامال کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے لعنتیں بھیجتے ہیں۔ بلکہ اس کی عبادت تک کو روک دیا جاتا ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ:

[مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.] (مسلم)

”جس نے مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کیا کسی بدعتی کو پناہ دی، اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے دن اس کی فرضی یا نقلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔“

مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ منورہ کے بارے میں برا سوچنے والے کو اگر مومن نہ نکال سکیں تو اللہ تعالیٰ خود انہیں نکال باہر کریگا، سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[وَلَا يَرِيدُ أَحَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَسْوَةً إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ أَوْ ذُوبَ الْمَلْحِ فِي الْمَاءِ.] (مسلم)

”جو شخص مدینہ والوں کو تکلیف دینا چاہے تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پگھلائے

گا جس طرح آگ میں سیسہ پھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں پھلتا ہے۔“

جو امور کی نگرانی اور خیال انسانی بساط میں تھا وہ تو مومنوں کے سپرد کر دیے گئے اور جسے روکنا انسانوں کے بس میں نہ تھا اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کیلئے فرشتوں کو لگا دیا ہے۔ جیسے دجال سے دفاع کسی انسان کے بس میں نہ تھا تو اس کیلئے فرشتے مقرر کر دیے گئے۔ سیدنا ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَعْبُ الْمَسِيحِ الدِّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكًا.] (بخاری)

”مدینہ میں مسیح دجال کا رعب نہ آسکے گا“ اس دن مدینہ میں سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتے ہوں گے۔“

الغرض حرم ہونے کی وجہ سے جو تحفظ، حرمت، فضیلت مکہ مکرمہ کو حاصل ہے وہی توقیر اور تحفظ مدینہ النبی ﷺ کو بھی حاصل ہے۔ دونوں کی حفاظت کا بندوبست ایمان والوں کے ایمان کی آزمائش ہے۔ جب معاملہ ان کی قدرت سے بڑھے گا تو پھر اس کیلئے ابابلیں فرشتے یا دیگر کسی مخلوق کو بھی اللہ رب العالمین کی طرف سے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ لہذا تحفظ حرمین کی خاطر ہر ایمان والے کیلئے اس میں اپنا کردار پیش کرنا اس کے ایمان کا تقاضا ہے۔ اگر ایسا نہیں کریگا تو وہ اللہ کے حضور گناہ گار ہوگا۔

نبی کریم ﷺ خود غزوۂ اخزاب کے موقع پر شہر مدینہ کے باہر خندق کھود کر دشمن کو مدینہ پر حملے سے باز رکھا تھا، یا اسی طرح آپ نے بنو نضیر کو بیشاپ مدینہ کی خلاف ورزی اور مدینہ منورہ میں خون خرابہ کی کوشش پر جلاوطن ہونا پڑا تھا اور بنو قریظہ کو غداری کی وجہ سے سخت سزا (لاٹائی کے قابل لوگوں کو قتل) کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ان انسانی کوششوں کے ساتھ ہر بار اللہ تعالیٰ کی رحمت اور تائید آپ کے ہاں شامل حال رہی قرآن مجید کے بارہا مقامات اس کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

حرمت حرمین سے حرمت انسان تک:

تحفظ حرمین شریفین ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور تحفظ انسانیت اسلام کی منشاء ہے۔ امن و سکون خاص طبقہ

و جماعت کے لیے نہیں بلکہ یہ دنیا میں بسنے والے تمام انسانوں کا پیدائشی اور بنیادی حق ہے جس سے انہیں کسی بھی حالت میں محروم نہیں کیا جاسکتا۔ تمام مذاہب میں امن و انصاف، احترام انسانیت اور برابری کے حقوق سمیت قیام امن کی تعلیم دی گئی ہے۔ ان مذاہب کے درمیان مذہب اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف امن کا تصور اور خاکہ ہی نہیں پیش کرتا بلکہ ایسے نظام کی تعلیم دیتا ہے جس کو اپنا کر دنیا میں واقعی امن و سکون اور راحت کی فضاء قائم ہو۔ اس مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان کہا جاتا ہے جس میں خود ہی سلامتی کا مفہوم داخل ہے اسی طرح انہیں مومن کہا جاتا ہے جو امن سے ماخوذ ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے مسلمان اور مومن کا واضح مطلب یہ بتایا کہ مومن وہ ہے جس کے شر سے دوسرے محفوظ رہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ایک مسلمان کی تعریف ہی اس انداز سے بیان کی کہ:

[الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَيْدِهِ.] (صحیح البخاری)

”مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

اسلام نے تمام انسانوں کو بطور انسان مساوی حقوق فراہم کر کے امتیاز کو ختم کر دیا۔ دنیا میں فساد کی ایک بڑی وجہ نسلی امتیاز ہے۔ گھول، بیرازم، ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ 2014ء کے مطابق 1989ء تا 2014ء تک 92 فیصد حملے امتیازی رویوں سے دلبرداشتہ لوگوں نے کیے۔ اگر امتیازی رویے نہ ہوتے تو تقریباً 92 فیصد حملوں پر قابو پایا جاسکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو آدم کے بیٹے قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْوُجُوهِ وَالْخَيْوَارِ وَرَفَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾ (الاسراء)

”اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت سی مخلوق سے افضل کیا۔“

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر، اسی

طرح عربی کو نجی پر اور نجی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں۔ فوقیت اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے اور وہ تقوے کی بنیاد پر ہے۔ اگر یہ اصول دنیا میں لاگو کر دیا جائے تو 92 فیصد دہشت گردی کی کاروائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک قول ہے انہوں نے بیت اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

[أَعْظَمُ حُرْمَتِكَ وَالْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكَ.] (جامع الترمذی)

”آپ کی حرمت بہت زیادہ ہے اور ایک مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے ہاں تجھ سے زیادہ ہے۔“

اسلام کی تعلیمات کے مطابق جس نے کسی کا ناحق قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (النساء)

”جس نے کسی جان کو ناحق قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔“

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے ایسے ہی حرمت رکھتی ہیں جیسے تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر (مکہ) اور تمہارے اس دن (عید الاضحیٰ) کی حرمت ہے۔ تم سب اپنے پروردگار سے جا کر ملو گے، پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ لہذا میرے بعد پلٹ کر ایسے کافراں گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (بخاری)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”جن مشکل کاموں میں اپنے آپ کو پھنسا کر آدمی کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی کا حرمت والا خون ایسے طریقے پر بہائے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔“ (بخاری)

اسلامی تعلیمات میں معاشرے میں امن و سکون قائم کرنے کیلئے اس حد تک تربیت کی گئی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

[لَا يَشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي أَحَدَكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ

شیخ جمیل الرحمن کی چیئر مین کشمیر کمیٹی مولانا محمد نعیم بٹ سے ملاقات

امیر تحریک المجاہدین الشیخ جمیل الرحمن نے موجودہ حالات کے پیش نظر مولانا محمد نعیم بٹ چیئر مین کشمیر کمیٹی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سے ان کی رہائش گاہ گوجرانوالہ میں تفصیلی ملاقات کی۔ کئی امور زیر بحث آئے۔ تمام معاملات کو جانچا اور پرکھا گیا اور اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کو تیز تر اور یقینی بنانے کے لیے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ چیئر مین کشمیر کمیٹی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ صرف کشمیریوں کا نہیں بلکہ ہر مسلمان اور بالخصوص پورے پاکستان کا ہے۔ یہ مسئلہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہم ہر وقت مظلوم کے ساتھ اور ظالم کے خلاف ہیں۔ بھارت کے مظالم کشمیریوں کے حوصلے پست نہیں کر سکتے۔ مدت دراز سے جتنا دیا جا رہا ہے ان کے جذبات اتنے ہی جوان ہو رہے ہیں آخری فیصلہ آن پہنچا کیونکہ ظلم کی انتہا ہو چکی۔ اب اس کے خاتمہ کا وقت ہے۔ بٹ صاحب نے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادیں آج بھی چلا رہی ہیں کہ کشمیریوں کو ان کا حق دیا جائے جو اس وقت وزیراعظم جواہر لعل نہرو نے اپنی بھارتی پارلیمنٹ میں ۲۶ جنوری ۱۹۵۲ء کو کیا تھا کہ ہم کشمیری عوام کے فیصلہ کی پابندی کریں گے۔ مگر آج تک بد معاشی ہی کرتے رہے دنیا کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اب اس ریاستی دہشت گردی کے خلاف اتحاد اور جہاد کا ہتھیار استعمال کریں۔ چیئر مین کشمیر کمیٹی نے امیر تحریک المجاہدین الشیخ جمیل الرحمن کو یقین دلایا کہ ہم اس پاکیزہ موقف سے ایک انچ بھی نہیں ہل سکتے اور اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ پاکستانی قوم میں بھی مزید جذبہ دلولد پیدا کرنے کے لیے ہر چھوٹے بڑے شہر ضلع میں کشمیر کانفرنسز کا اہتمام ہوگا۔ حکومت پر دباؤ بڑھائیں گے۔ اپنے دروس کانفرنسز، سیمینارز اور خطبات میں اس حق کی آواز کو بلند کریں گے۔ آخر میں انہوں نے اپنے موقف میں یہ شعر پڑھا۔

کوئی طاقت فرعون میری آواز دبا دے گی بھلا
میں مؤذن ہوں میرا فرض ہے اذان کہنا

اس ملاقات میں عدنان اولیاء اور محمد ارشد بٹ بھی الشیخ جمیل الرحمن کے ہمراہ تھے۔

ناظم اعلیٰ پنجاب کے دفاع حریم کنونشن اسلام آباد کے سلسلے میں رابطے

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس نے 21 اگست کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والے "دفاع حریم کنونشن" کے سلسلے میں راولپنڈی ڈویژن کے تمام ضلعی ذمہ داران سے رابطے کیے۔ مولانا سید عتیق الرحمن شاہ جافظ عبدالحمید عامر حاجی عبدالغنی حافظ عبدالباسط مدنی مولانا سجاد الرحمن ڈاکٹر قدیر حسین ودیگر ضلعی ذمہ داران سے ٹیلی فونک بات چیت کی اور کنونشن کو کامیاب بنانے کے لیے انہیں اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کا کہا۔ اس حوالے سے ناظم پنجاب میاں محمود عباس نے ضلعی ذمہ داران کو مقامی تحصیل اور ضلعی سطح پر اجلاس بلانے کے لیے ہدایات جاری کیں اور صوبائی قیادت کی ضلعی سطح پر اجلاس میں شریک ہونے کی ہر ممکن یقین دہانی بھی کرائی۔ انہوں نے کہا کہ دشمنان اہل اسلام کے خلاف ناپاک سازشوں میں مصروف ہیں سرزمین مقدس حریم شریفین کا تحفظ و دفاع فرض عین ہے۔ ایران اور صہیونی ایجنٹوں کی مذموم جسارتوں کو ہر قربانی دے کر ناکام بنائیں گے۔ دفاع حریم شریفین کنونشن کو کامیاب بنانا ہمارا جماعتی اور دینی فریضہ ہے۔ اس کی فقیہ المثل کامیابی سے حریم کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کو منہ توڑ جواب ملے گا۔ راولپنڈی کے ضلعی امراء و ناظمین نے ناظم اعلیٰ پنجاب کو 21 اگست 2016ء کو اسلام آباد میں ہونے والے دفاع حریم کنونشن کو تاریخی کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے شب و روز محنت شاقہ کرنے اس حوالے سے جماعتی ساتھیوں سے رابطے اور تھانے تحصیل اور ضلعی سطح پر اجلاس بلانے کا یقین بھی دلایا۔ (رپورٹ: عبدالرحیم قریشی ناظم دفتر پنجاب)

اسلام امن کا دین ہے امن کی دعوت سے پھیلا اور پھیل رہا ہے۔ مگر اسے بندوق، بموں اور جہازوں کے زور سے روکنے کی کوششیں ضرور کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کو عزت، امن اور سکون نصیب فرمائے۔ آمین!

اضافہ ہوا اور مسلسل اضافہ جاری ہے جبکہ اب ہر طرف مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے اور انہیں مارا جا رہا ہے مگر پھر بھی یہ اضافہ مسلسل جاری ہے۔ اسی طرح امریکہ اور یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے تو وہاں کوئی تلوار استعمال ہو رہی ہے۔ یہ تمام حقائق یہی بتلا رہے ہیں کہ

يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ।
(مسلم)

”تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈمگا دے اور وہ (قتل ناحق کے نتیجے میں) جہنم کے گڑھے میں جا کرے۔“
بلکہ آپ ﷺ نے بے نیام تلوار کی نمائش کو بھی سختی سے منع فرمایا:

[اَنهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ يَتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولا]۔

”رسول اکرم ﷺ نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔“ (ترمذی)

اس کے باوجود اگر کوئی اسلام کے بارے میں یہ کہے کہ یہ بزور تلوار پھیلا تو یہ روایتی تعصب سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

انگریز مورخ ڈی لیبی اولیری نے اپنی کتاب

Islam the cross road کی ابتدا میں ہی لکھا ہے کہ تاریخ بہر حال یہ حجت کو دیتی ہے کہ

مسلمانوں کے متعلق روایتی تعصب پر مبنی کہانیاں ہیں کہ جس میں تلوار کے زور کا شور ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی

تاریخ چین میں یہ بات واضح ہے کہ مسلمان آٹھ سو سال تک برسر اقتدار رہے مگر کوئی قتل عام نہیں ہوا۔ اس کے بر

عکس مسلمانوں کا قتل عام اس وقت بھی کیا گیا اور آج بھی مختلف ممالک میں جاری و ساری ہے۔ عرب ممالک میں

ڈیڑھ کروڑ سے زائد صرف عیسائی آباد ہیں اگر بزور تلوار اسلام کی اشاعت ہوتی تو وہ کیسے اسلام قبول کئے بغیر رہ

گئے۔ ہندوستان میں مسلمان تقریباً ایک ہزار سال حکومت میں رہے مگر اس کے باوجود یہاں ہندوؤں کی تعداد کہیں

زیادہ ہے۔ اگر تلوار سے اشاعت ہوتی تو یہاں کوئی ہندو نہ بچتا۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا میں سب سے زیادہ

مسلمان آباد ہیں وہاں تو کبھی کوئی اسلامی فوج داخل ہی نہیں ہوئی۔ افریقہ کے مشرقی ساحل پر بھی کوئی اسلامی

فوج کبھی نہیں گئی وہاں بھی مسلمانوں کی کثیر تعداد موجود ہے وہ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ ریڈرز ڈائجسٹ میں the

plain truth کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا، جس میں بتایا گیا ہے کہ نصف صدی میں عالمی مذاہب کے پیروکاروں میں مسلمانوں کی تعداد میں 235 فیصد

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جہد و دستار نہیں ملے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ ضلع جھنگ میں

جیسا کہ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جماعتی قیادت اکثر اپنی شہری و ضلعی جماعتوں سے متواتر رابطہ قائم رکھتی ہے۔ حالات و واقعات اور موسم کی شدت اس کے راستہ کی رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ۲۵ جولائی سوموار کا دن ایک گرم ترین دن تھا جبکہ طے شدہ وقت نماز عصر سے پہلے ہی مرکزی جمعیت اہل حدیث کا وفد مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ، حافظ محمد یونس آزاد نائب ناظم اعلیٰ اور حافظ عبدالعلیم یزدانی نائب امیر مرکزی ہمارے ہاں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث محلہ پگھوہ شور کوٹ میں تشریف لایا۔ مقامی طور پر اس کا مکمل انتظام مرکزی جمعیت اور اہل حدیث یوتھ فورس ضلع جھنگ نے کیا۔ مقامی و مرکزی احباب نے ایک ساتھ باجماعت نماز عصر ادا کی اور معا بعد ضلعی تنظیمی اجلاس کی کارروائی شروع کر دی گئی۔ خوش کن بات یہ تھی کہ کسی بھی ذمہ دار کے انتظار کی ضرورت نہ پڑی۔ احساس ذمہ داری کے جذبہ سے سرشار تقریباً سب عہدیداران مرکزی جمعیت و یوتھ فورس موجود تھے۔ مرکزی سینئر نائب ناظم اعلیٰ کی اجازت سے ضلعی ناظم قاری نعیم الحق صاحب نے اجلاس کی کارروائی کا آغاز کیا۔ صدارت ضلعی امیر مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی کے حصہ میں آئی اور تلاوت قرآن مجید کی سعادت بھی انہی نے حاصل کی اور ساتھ ہی بڑی فہم و فراست سے مختصر مگر جامع انداز میں اجلاس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس کے بعد نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ حافظ محمد یونس آزاد صاحب کو گفتگو کی دعوت دی گئی جنہوں نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن و سنت سے ”ورکر کی ذمہ داریاں“ کے عنوان پر سیر حاصل بحث کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کریم نے ہمیں جو خالص پاکیزہ مسلک عطا فرمایا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہم بھی خالص نیت اور محنت کے ساتھ اس سے وفا کریں۔ وفا کا معیار تو خود انسان کا اپنا ضمیر ہی بتا دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کو قیادت یعنی فعال اور متحرک نصیب ہوئی ہے اب آپ کا فرض ہے کہ آپ مسلک و قیادت سے بھر

پور معاونت کرتے ہوئے ہر کسی کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیں کہ مسلک اہل حدیث ہی حق ہے۔ ان کی گفتگو کے بعد سوال و جواب کے لیے وقفہ دیا گیا۔ حضرت یزدانی صاحب امیر ضلع نے کہا کہ جماعتی ترقی و استحکام کے لیے کوئی تجویز ہو تو پیش کریں، کوئی شکوہ و شکایت ہو تو بر ملا اس کا اظہار کریں۔ اس موقع پر فیصل آباد میں ہونے والی بے مثال کامیاب بیداری ملت کانفرنس بھی زیر بحث آئی جس پر بعض احباب نے اکا دکا پوائنٹ اٹھائے تو یزدانی صاحب نے فرمایا کہ مولانا عبدالرشید حجازی صاحب یہاں موجود نہیں جواب تو وہی دے سکتے ہیں کیونکہ وہ ناظم کانفرنس تھے۔ وہ بامجبوری تشریف نہیں لاسکے۔ سب سے آخر میں مہمان خصوصی مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ جو پنجاب کا بینہ میں سرپرست اعلیٰ بھی ہیں کو خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے مختصر وقت میں بڑی تفصیل سے کئی پہلوؤں پر گفتگو کی اور فیصلہ کن انداز میں کئی معاملات کو سمیٹا۔ انہوں نے بات کی ابتدا ایسے کی کہ بیداری ملت کانفرنس کی کامیابی کے لیے میں ’امیر پنجاب حافظ عبدالستار حامد‘ ناظم پنجاب الحاج میاں محمود عباس نے ۲۴ جنوری کو آپ کے ہاں حاضری دی تھی۔ الحمد للہ وہ تو ہو چکا۔ جس کے شکریہ کے لیے آج ہم پھر حاضر ہیں۔ ابھی بات جو چھوٹی موٹی آپ احساس ذمہ داری کے حوالے سے کر رہے ہیں اس کا حل ہم نے مرکز میں بیٹھ کر قائد اہل حدیث محترم سینئر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں سوچ بھی لیا ہے سمجھ بھی لیا ہے اور آئندہ ان شاء اللہ ایسا ہوگا بھی نہیں۔ یہ صرف حجازی صاحب کا مسئلہ نہیں، ہم سب کا مسئلہ ہے، میں دیانتداری سے سمجھتا ہوں کہ میرا مسئلہ ہے اسی لیے اس کو حل کر چکا۔ آئیے آئندہ کی بات کریں۔ جماعت نے ۲۱ اگست بروز اتوار کنونشن سنٹر اسلام آباد میں ایک عظیم الشان حرمین شریفین کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان شاء اللہ! لقم و ضبط‘ حاضری انتظام و انصرام‘ سیکورٹی وغیرہ ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہوگی اور ہمیں ان مقاصد کے لیے آپ کی بھرپور معاونت کی ضرورت ہے۔ اس پر سارے ہاؤس نے خوشی کا اظہار

کرتے ہوئے پورے جوش و خروش سے ایک بڑے نمائندہ قافلہ کی شرکت کا وعدہ کیا۔ بٹ صاحب نے کئی جماعتوں کے نام لے کر ان کا مشن و موقف بتلایا کہ کوئی صرف توحید پر کھڑا ہے، کسی نے صرف اور صرف ختم نبوت کا پرچم اٹھایا ہے تو کوئی شان اولیاء کا مانو استعمال کر رہا ہے۔ کسی نے عظمت صحابہؓ اور کوئی صرف شان اہل بیت کا پرچار کر رہا ہے۔ ایک طرف سے جہاد اور دوسری طرف سے اصلاح معاشرہ ہی کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ بعض صرف خدمت خلق ہی کو اجاگر کر رہے ہیں ایسے ہی کئی دوسرے نعروں اور سلوگن کا آوازہ آتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر سمجھایا کہ صرف ایک سبیکٹ میں نمبر لے کر دوسروں میں فیل اور نل رہنا کامیابی نہیں۔ مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان ان سب مضامین سمیت دیگر پر بھی میدان عمل میں ہے۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے کشمیر کے حوالہ سے بھی بہت رقت آمیز اور عدل و انصاف پر مبنی تبصرہ فرمایا اور اعلان کیا کہ ہم ملک بھر میں کشمیر کانفرنسز بھی ہائی لیول پر کریں گے اور اپنے ہر پروگرام جلسہ کانفرنس سیمینار میں اس حقیقت کو مزید اجاگر کریں گے۔ آخر میں انہوں نے تبلیغ و تشہیر اور فرائض کی ادائیگی پر کافی زور دیا۔ ہاؤس کی طرف سے حوصلہ افزائی پا کر انہوں نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور حضرت حافظ عبدالعلیم یزدانی کی دعائے خیر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ مرکزی وفد کے استقبال اور الوداع کے وقت پروفیسر محمد علی حلیم، حکیم شتیق احمد، محمد طاہر سلفی، محمد حسن، حافظ محمد اشرف، کلکیل حسین، عبدالعزیز خلیفہ، عبدالستار خان نیازی، بدر نصیر سلفی، محمد عمران، حافظ ناظم سرور سلفی، حافظ عبدالکحیم، محمد رفیق شورو کوئی، حافظ نعیم الحق سیکرٹری ضلع کے علاوہ دیگر عہدیداران موجود تھے جنہوں نے ڈیروں محبت بھری دعاؤں سے الوداع کیا اور مہمانان گرامی اگلی منزل ضلع لیہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ مرکزی وفد میں قائد پنجاب الحاج میاں محمود عباس کی شدت سے کمی محسوس کی گئی کیونکہ ان کا نام بھی وفد میں شامل تھا۔ بٹ صاحب نے بتلایا کہ میں ان سے برابر رابطہ میں تھا وہ بالکل آمادہ و تیار تھے مگر اچانک خرابی صحت کی وجہ سے وہ تشریف نہیں لاسکے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین!

اخبار الجماعۃ

صدر جمعیت اساتذہ کا تنظیمی دورہ بہاولپور

○ جمعیت اساتذہ پاکستان کے صدر پروفیسر عتیق اللہ عزہر جنرل سیکرٹری پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر اور حافظ عبداللطیف وٹو نے 31 جولائی 2016ء کو بہاولپور ڈویژن کا دورہ کیا۔ اس سلسلے میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس کے میزبان پروفیسر عبدالرحمن شارق سینئر نائب صدر جمعیت اساتذہ پاکستان تھے۔ یہ اجلاس مرکز صدر الاسلام بمقام حافظ والا ضلع بہاولنگر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث بہاولپور چوہدری محمد حسن، سرپرست اہل حدیث یوتھ فورس بہاولپور اشفاق سلفی، امیر ضلع بہاولنگر قاری عبدالحمید صدیقی، ناظم ضلع مولانا بلال ثاقب، امیر ضلع وہاڑی حافظ غلام اللہ خاں اور ڈائریکٹر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بہاولنگر کیمپس کے علاوہ تین درجن اساتذہ و پروفیسر حضرات نے شرکت کی۔ قائدین کا اچھا استقبال ہوا اور اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔ اس دوران ضلع بہاولنگر، بہاولپور اور وہاڑی کی تازہ دگیاں کی گئیں۔ اس دوران 3 ماہ کے اہداف اور ایک سالہ اہداف اور کام کا طریقہ کار بتایا گیا۔ مہمانوں کے لیے پرنٹنگ ظہرانے کا اہتمام کیا گیا۔ آخر میں مرکز صدر العلوم حافظ والا کی انتظامیہ اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور دعائے خیر کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

انٹاری پروگرام

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام ۱۲ رمضان المبارک کو جامع مسجد اہل حدیث فاروق اعظم میں ایک عظیم الشان ضلعی قیادت کے اعزاز میں انٹاری نرکا اہتمام ہوا پروگرام کی صدارت میاں خالد سیف اللہ امیر شری نے کی اور نظامت کے فرائض حافظ محمد زکریا عاصم نے ادا کیے۔ حافظ احمد اللہ سلیم کی تلاوت کے بعد امیر ضلع مولانا محمد شفیع اور ناظم ضلع قصور حافظ حسن محمود کیر پوری نے خطابات فرمائے۔ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع قصور کے صدر لیاقت راشد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما غلیل الرحمن ثاقب نے بھی شرکت کی۔ ڈنر میں شہر کی سماجی اور مذہبی شخصیات نے بھی شرکت کی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم شری کوٹ رادھا کشن

قاری و مدرس کے ضرور تہجد توجہ فرمائیں

○ ایک مستند قاری صاحب ان دنوں فارغ ہیں اگر کسی مسجد و مدرسہ میں شعبہ حفظ کی تدریس کے لیے مدرس کی ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں:

قاری صبغت اللہ محمدی: 0323-7926790

مسجد رحمان اہل حدیث کوٹ اسحاق گوجرانوالہ

جمعیت اساتذہ کی سابقہ اور ذیلی تنظیمات کی موجودہ قیادت کے اعزاز میں ظہرانہ

جمعیت اساتذہ پاکستان کی طرف سے مؤرخہ 24 جولائی 2016ء بروز اتوار ایک پرنٹنگ ظہرانے کا اہتمام کیا گیا جس میں جمعیت اساتذہ پاکستان کے سابق قائدین ناظم ذیلی تنظیمات اہل حدیث یوتھ فورس اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن کی موجودہ مرکزی قیادت اور مرکزی ناظم دفتر کو دعوت دی گئی۔ ظہرانے میں پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر حافظ عتیق اللہ عزہر، حافظ فیصل افضل شیخ اور عبدالقدیر فاروقی نے اظہار خیال کیا۔ جمعیت اساتذہ کے کام کو سراہا اور دعوت دینے پر شکر یہ ادا کیا۔ دیگر شرکاء میں سے حافظ بابر فاروق رحیمی، عبدالرحیم قریشی، عطاء الرحمن حقانی، حافظ محمد افضل، حافظ سیف اللہ راشد، محمد طارق جاوید اور دیگر افراد نے شرکت کی۔ پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات نے اپنے خطاب میں تمام تنظیمات کو ایک دوسرے سے تعاون کرنے کی ہدایت کی اور تنظیم سازی میں ہر ممکن مدد کرنے پر زور دیا اور رابطہ بھڑکے پر بھی زور دیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے جمعیت اساتذہ پاکستان کے تنظیمی کام کو سراہا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ پروفیسر حافظ عتیق اللہ عزہر نے دعوت کو تنظیمی امور اور ابتدائی کارکردگی کے حوالے سے بریف کیا اور دعوت میں آمد پر ان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ (منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان)

ملک بھر میں بھارتی وزیر داخلہ راج ناتھ کی پاکستان آمد پر احتجاجی مظاہرے

شدک کشمیر دشمن کے قبضے سے چھڑانے کے لیے پاکستانی قوم جنگ کے لیے تیار ہے ڈاکٹر عبدالغفور راشد حافظ ذاکر الرحمن صدیقی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ذیلی تنظیمات اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان، جمعیت اساتذہ پاکستان والحدیث سنوڈنٹس فیڈریشن کی اہل پر ملک بھر میں بھارتی وزیر داخلہ راج ناتھ کی پاکستان آمد پر احتجاجی مظاہرے۔ کشمیریوں سے اظہارِ تہمتی، بھارتی درندگی کیخلاف احتجاج کیا گیا۔ اس سلسلے میں لاہور، فیصل آباد، نارووال، سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، کراچی، تربت، کوئٹہ، ہری پور، ایبٹ آباد، باجوڑ، ایجنسی سمیت دیگر چھوٹے بڑے شہروں میں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ لاہور جی چوک میں اہل حدیث یوتھ فورس، جمعیت اساتذہ، اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے بھارت کیخلاف کتبے اٹھا کر نعرہ بازی کی۔ بھارتی پرچم نذر آتش، کشمیریوں سے رشتہ کیا اور کشمیر بنے گا پاکستان کے نعرے لگائے گئے۔ مظاہرے میں لاہور کے صدر عبید الرحمن ایڈووکیٹ، عامر عبداللہ، مولانا طارق جاوید، ثناء الرحمن، حافظ عبدالسابط ظہیر، سیف اللہ صدر لاہور، حافظ محمد عثمان جنرل سیکرٹری اے ایس ایف پاکستان، حافظ محمد طیب، سفیان فاروقی، عطاء الرحمن حقانی، عمران مجاہد دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم ذیلی تنظیمات ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے مظاہرے کی قیادت کی۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کھلے عام کر رہا ہے۔ کشمیر بھولہ ہے۔ عالمی برادری کی خاموشی دراصل بھارت کی پشت پناہی ہے۔ عالمی ضمیر کب بیدار ہوگا؟ مسئلہ کشمیر مذاکرات سے نہیں سرکاری جہاد سے حل ہوگا۔ شہ رگ کشمیر دشمن کے قبضے سے چھڑانے کیلئے پاکستانی قوم جنگ کیلئے تیار ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت افغانستان کے ذریعے مداخلت کر کے پاکستان کو کمزور کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ جمعیت اساتذہ پاکستان کے صدر حافظ عتیق اللہ عزہر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ظالم و سفاک بھارتی غنڈوں نے ظلم کی انتہا کر دی۔ اقوام متحدہ کی خاموشی ان کے کردار پر سوالیہ نشان ہے۔ بھارت طاقت و دقت کے بل بوتے پر مظلوم کشمیریوں کی جدوجہد و آزادی کچلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن کے صدر عبدالقدیر فاروقی نے کہا کہ ظلم و ستم کے باوجود کشمیری اپنے خون سے ہمت و جرات کی لازوال داستانیں اور تاریخ آزادی کا باب رقم کر رہے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما حافظ بابر فاروق رحیمی نے کہا کہ تحریک آزادی کو دہشت گردی کی تحریک قرار دینے والوں کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کشمیری مسلمانوں کی اخلاقی اور سیاسی حمایت جاری رکھے گی۔

مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ حافظ مقصود احمد

○ مقبوضہ کشمیر میں جہاں انڈین آرمی سستے شہریوں پر ظلم و ستم کر رہی ہے وہاں حقوق انسانیت کے ادارے اور مسلمان تنظیمیں بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں کوتاہی کر رہے ہیں۔ نوجوانوں پر ظلم و تشدد اور قتل و غارت امت مسلمہ کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ عالم اسلام اگر مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لیے متحد ہو جائے تو انڈیا عالم اسلام کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کشمیری عوام کو ہمارے مظاہروں اور جلوسوں سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اس کے لیے عملی اقدام کی ضرورت ہے۔ جب تک عالم اسلام میں اتحاد پیدا نہیں ہوتا تب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہو سکتا۔ اقوام متحدہ دیگر مغربی اداروں اور ممالک سے یہ توقع رکھنا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے لیے کچھ کر سکتے ہیں عبث ہے۔ یہ ایک اسلامی ایٹو ہے۔ مسلمان ہی اپنے کشمیری بھائیوں کی مشکل حل کر سکتے ہیں۔ اجلاس میں چوہدری محمد یوسف سلفی، چوہدری محبوب احمد، حافظ عابد رشید، مولانا عبدالرؤف، قاری ظہیر احمد ہزاروی اور ایم این اے سلفی نے شرکت کی۔

منجانب: ایم این اے سلفی، میڈیا سیل اسلام آباد

مرکزی جمعیت ضلع سیالکوٹ کا اجلاس

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کی کابینہ کا اجلاس 16 جولائی بروز اتوار مرکزی عید گاہ اہل حدیث شہاب پورہ سیالکوٹ میں ضلعی امیر جناب ملک محمد منیر اعوان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ضلعی ناظم جناب مفتی کفایت اللہ شاکر نے شرکاء کو ایجنڈا سے آگاہ کیا۔ رابطہ مہم کو تیز کرنا، ضلع کی جانب سے ہر ماہ ہر تحصیل میں دو تبلیغی پروگرام منعقد کرنا، شعبہ مالیات کو مضبوط کرنا، ہر دو ماہ بعد ضلعی کابینہ کا اجلاس ہو گا۔ اجلاس میں درج ذیل فیصلے ہوئے کہ رابطہ مہم کے سلسلہ میں کابینہ کے ہر رکن کے پاس اراکین کابینہ کے فون نمبر اور ایڈریس موجود ہوں تاکہ بوقت ضرورت رابطہ ہو سکے۔ ہر ماہ ضلع سیالکوٹ کی جانب سے ضلع کی ہر تحصیل میں دو تبلیغی پروگرام منعقد کیے جائیں گے جس میں ضلعی امیر یا ضلعی ناظم بھی شریک ہوں گے۔ شعبہ مالیات کو مضبوط کرنے کے لیے ضلعی امیر، ضلعی ناظم اور ضلعی خازن دس دس ہزار روپے نائب امراء و ناظمین پانچ پانچ ہزار اراکین کابینہ دو دو ہزار جمع کروائیں گے۔ اراکین کابینہ اپنے اپنے علاقے کی جماعت

مختیر حضرات سے فنڈ کے سلسلہ میں رابطہ کریں گے۔ ہر ماہ بعد ضلعی کابینہ کا اجلاس ہوا کرے گا۔ مفت روزہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت کے لیے امیر ضلع سیالکوٹ نے اراکین کابینہ کو تاکید کی کہ ہر رکن کابینہ دس پرچے جاری کر دے گا اور محنت و کوشش کرے گا تاکہ احباب جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث کی دینی سیاسی اور منسلکی خدمات سے آگاہ رہیں۔ اجلاس کے آخر میں ناظم ضلع مفتی کفایت اللہ شاکر نے حرمین شریفین میں حالیہ دہشت گردی کے خلاف قرارداد مذمت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ہر رکن حرمین شریفین کی حرمت و تحفظ کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔ نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ حرمین شریفین کے تحفظ اور سعودی عرب کی سالمیت کے لیے وہ اپنے عسکری تعاون کے لیے تیار رہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ حرمین شریفین میں بم دھماکوں اور دہشت گردی کے واقعات کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ آخر میں امیر ضلع و ناظم ضلع سیالکوٹ اراکین کا اجلاس میں شریک ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ

اللہ کی رحمت شامل حال ہو تو بیماریاں بندے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ امتیاز احمد مجاہد

○ اللہ کی رحمت شامل حال ہو تو بیماریاں بندے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ انسان کو ہر حال میں اللہ کی رحمت کا طلبگار رہنا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کے ناظم امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ نے اپنی رہائش گاہ پر بدو ملہی ضلع نارووال سے آئے ہوئے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث بدو ملہی کے ناظم نذیر احمد اسد سندھو مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل نارووال کے سرپرست چوہدری سعید احمد اور چوہدری محمد فاروق پر مشتمل وفد امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ کی عیادت کے لیے ان کی رہائش گاہ پر لاہور آیا ہوا تھا۔ انہوں نے احباب جماعت سے اللہ تعالیٰ سے دعائے صحت کے لیے اپیل کی ہے۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی۔ میڈیا سیل بدو ملہی

ضرورت استاد

○ جامع مسجد النور مدرسہ مرکز تعلیم القرآن میں تحفیظ القرآن کلاس کے لیے ایک محنتی اور مستند استاد کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند درج ذیل نمبر پر جلد رابطہ کریں۔ (عباس چغتائی) جگیاں جو دھانڑ دشا دباغ لاہور 0300-4810002

درس قرآن

○ جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور میں 15 اگست 2016ء بعد نماز مغرب حضرت مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

ضرورت رشتہ

○ بیٹی عمر 28 سال تعلیم ذیل ایم اے ایم ایڈ پابند صوم و صلوة ماہر امور خانہ داری، گورنمنٹ سروس گریڈ 14 منسلک اہل حدیث کے لیے ہم پلہ برسر روز گارڈ کے کارشتہ درکار ہے۔ لاہور قصور اوکاڑا سے والدین رابطہ کریں۔

رابطہ: حافظ غلام شاہ کر 0333-5550486

انا للہ وانا الیہ راجعون

حافظ رحمت اللہ فائز انتقال کر گئے

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سابق خازن معروف عالم دین حافظ رحمت اللہ فائز 26 رمضان المبارک کو وفات پا گئے مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ حافظ صاحب شریف انفس انسان لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونے والے اور دینی علمی خدمات کی وجہ سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ایک پہچان تھے۔ حافظ صاحب کی نماز جنازہ ان کے بیٹے حافظ انعام اللہ فائز نے جامع مسجد سلیمانی اہلحدیث بھلیر میں پڑھائی اور دوسرا جنازہ ان کے آبائی گاؤں چک نمبر 293 گ ب شیروں میں شام 6 بجے مولانا عبدالرشید حجازی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں چوہدری محمد اسلم چیمہ، مولانا محمد یوسف انور، حافظ عبدالرزاق سلفی، پروفیسر حافظ محمد عبداللہ حافظ شفیق توحیدی، حافظ عالم گیر، حافظ عبداللطیف اور چوہدری جنید انور ایم این اے ایوب گادمی ایم پی اے سمیت علاقہ بھر سے علماء و کلاء اور طلبہ و جماعتی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ امیر ضلع مفتی محمد اسلم خاں مختلف تھے اور صاحبزادہ برق توحیدی نے سفر عمرہ کی وجہ سے بعد میں ان کے گھر جا کر تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: قاری عبدالرشید عابد ناظم نشر و اشاعت ضلع ٹوبہ

سید محمد سعید شاہ کو صدمہ

○ سید محمد سعید شاہ جنرل سیکرٹری AYF کاموگی کے بڑے بھائی اور قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان کے

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارن، شیڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S

میں دستیاب ہیں۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

برادر نبی سید سعید شاہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے رخصت الہی سے 30 جولائی ہفتی کی شام وفات پا گئے۔
مرحوم انتہائی نیک سیرت، ملنسار، صوم و صلوة کے پابند اور ہر وعیز تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ قاری محمد حنیف ربانی امیر ضلع گوجرانوالہ نے پڑھائی اور گرد و نواح کے علاقے سے کثیر تعداد میں لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ جن میں علامہ طارق محمود یزدانی، عتیق الرحمن طاہری مولانا محمد حسین مدنی، عبدالرزاق اظہر، حافظ مشاہد الرحمن، تنویر احمد فاروقی، شفیق احمد فاروقی، حاجی نذیر احمد انصاری، ذاکر الرحمن صدیقی، فیصل افضل شیخ، ذوالفقار احمد فاروقی، سید عبداللہ شاہ گیلانی، سید ثناء اللہ شاہ گیلانی اور دیگر شامل تھے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: جملہ اراکین ASF پاکستان

عبدالرحیم راؤ بلکسر کی رحلت

© عبدالرحیم راؤ 16 رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم ضلع بھر کی ہر وعیز شخصیت تھے علمائے کرام احباب جماعت سے بڑی محبت و شفقت سے پیش آتے صوم و صلوة کے پابند تھے۔ نماز جنازہ مولانا محمود الحسن غفتر صاحب (چکوال) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں تمام مسالک سیاسی رہنماؤں اور احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ ضلع کے ناظم ڈاکٹر قدیر حسن اور سرپرست مولانا عبدالرزاق عقیف خصوصاً شریک ہوئے اور دعاؤں کے ساتھ تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پیسندگان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین!

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت تلہ گنگ ضلع چکوال

جوہر نایاب

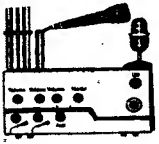
جدید طبی ریسرچ (مایوس ہونا گناہ ہے)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ درود گوجرانوالہ

0345-6213064

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر



نامی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹر ایم اکرام مغل (ماہر مینیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ سائونڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارن، شیڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

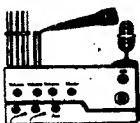
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، پونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شیڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ ملکیٹ کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ



ہدایت محمد عثمان

علم عمل کی طرف ایک احسن قدم
دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج

بانیان
حافظ عبدالقادر
حافظ محمد اسماعیل

بانیان
حافظ محمد اسماعیل
حافظ عبدالقادر

بانیان
حافظ عبدالقادر
حافظ محمد اسماعیل

تاسیس اول 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ
تجربہ پانچویں 1948ء
لاہور

سلف صالحین
کے طریق کار
کا علمبردار

جامعہ اہل سنت

الہدٰی ماڈل ہائی سکول
کمزیر اہتمام

اعلان داخلہ

حفظ قرآن
مڈل کلاس
دست کوئٹہ 3 سال

سعودی یونیورسٹیوں میں
داخلہ کے یقینی مواقع
تمام تر جدید سہولیات
مزین و منفرد مثالی ادارہ

کیا آپ چاہتے ہیں کہ! (1) آپ کا بچہ حافظ قرآن ہو؟ (2) قراءت (3) حفظ قرآن کے ساتھ مڈل/میٹرک کلاس تک کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کرے؟ (4) حفظ کے ساتھ بنیادی احادیث کا بھی حافظ ہو؟ (5) تجوید کے قواعد کا بنیادی علم رکھتا ہو؟ (6) حفظ کے ساتھ ساتھ سیرت و کردار کا عملی نمونہ ہو؟ (7) آئمہ حریم کے لہجے میں قرآن پڑھے؟ یقیناً آپ کا جواب ہاں میں ہی ہوگا تو پھر دیر کی بات کی۔

شرائط داخلہ

- (1) داخلہ انٹرویو اور میرٹ کی بنیاد پر ہوگا
- (2) داخلہ کے وقت طالب علم کے سرپرست یا والد کا ساتھ آنا ضروری ہے

نوٹ: ہر ماہ باقاعدہ ٹیسٹ

استاذ القرآن و الحديث
التقاری
المقرری
محمد ادریس العاصم
حفظہ اللہ

خصوصیات

- (1) شعبہ تحفظ کے لیے 3 قراءت کرام (2) عصری تعلیم کیلئے پروفیسر سعید خاں کی زیر نگرانی تجربہ کار 6 اساتذہ کرام
- (3) حفظ قرآن + مڈل کلاس تعلیم (4) بنیادی احادیث زبانی یاد
- (5) ماہانہ بزم ادب (6) تعلیم مدت چار سال (7) ہر ماہ والدین کو سکول + حفظ قرآن کی تعلیمی رپورٹ سے آگاہ کرنا
- (8) آڈیو لیب اور کمپیوٹر کی سہولت (9) رخ القرآن
- (10) سیرت نبوی اور اسلامی عقائد پر سیر حاصل آگاہی
- (11) مسنونہ اذکار و دعائیں زبانی یاد کروانا۔

سہولیات

- ★ دینی و عصری نصابی کتب کی مفت فراہمی ★ مذہبی اور فرقہ واریت سے پاک خالص دینی ماحول ★ تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا خصوصی اہتمام ★ کہنہ مشق بہ مستند اور تجربہ کار اساتذہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کی خدمات
- ★ عربی لہجہ پر خصوصی توجہ ★ نماز پنجگانہ اور اشراق و تہجد کا باقاعدہ اہتمام ★ طلباء کے قیام و طعام کا مفت انتظام
- ★ علاج معالجہ کی مفت سہولت ★ اچھی کارکردگی کے حامل محتسب طلبہ کیلئے گراں قدر انعامات
- ★ عصری تعلیم محکمہ تعلیم حکومت پنجاب سے رجسٹرڈ شدہ

0300-4167882
042-37656730
0321-4311966

برائے رابطہ
حافظ عبدالغفار ریڑی ناظم اعلیٰ ایلیٹ ٹرین گلی نمبر 5 چوک انگلاں
برائڈر رتھ روڈ لاہور

جہاز و دیگر مطبوعات

تالیف
مترجم مدائن قرنی قرنی
تفصیل و مواضع
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
دروس و خواتین
جلد 2 • عمدہ طباعت

تالیف و تصنیف
تفصیل و مواضع
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
قرآن مجید میں
احکامات و منوعات
جلد • قیمت 550 روپے
صفحہ 496

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
حقوق مصطفیٰ
اور
توہین رسالت کی شرعی سزا
جلد • قیمت 450 روپے
صفحہ 352

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
سوئے حرم
جلد • صفحہ 416 • آفٹ کانفرنس • قیمت 650 روپے

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
عیدین و قربانی
جلد • صفحہ 224 • قیمت 350 روپے

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
علامہ ابن باز
جلد • صفحہ 224 • قیمت 250 روپے

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
عظمت قرآن
جلد • صفحہ 192 • قیمت 250 روپے

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
جادو کا آہسان علاج
جلد • صفحہ 224 • قیمت 400 روپے

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
تربیت اولاد
جلد • صفحہ 224 • قیمت 400 روپے

تالیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
مچھلی
کے پیٹ میں
جلد • صفحہ 160 • قیمت 300 روپے

تالیف
فضیلہ شیخ مولانا محمد منیر قرنی

فقه الصلاة

مکمل تین جلدیں

● جلد ● عمدہ طباعت ● قیمت 3000 روپے

خطباتِ مدینہ منورہ 1422ھ

خطباتِ جمعہ اور دروسِ مساجد کے لیے راہنما کتاب
سال بھر کی ترتیب کے ساتھ

خطباتِ حرمین

ترجمہ و تصنیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
حافظ شاہجہان
فاضل مدینہ منورہ و بیروت

● عمدہ طباعت ● صفحات 640 ● قیمت 1000 روپے

خطباتِ مکہ مکرمہ 1422ھ

خطباتِ جمعہ اور دروسِ مساجد کے لیے راہنما کتاب
سال بھر کی ترتیب کے ساتھ

خطباتِ حرمین

ترجمہ و تصنیف
فیضان مولانا محمد منیر قرنی
حافظ شاہجہان
فاضل مدینہ منورہ و بیروت

● عمدہ طباعت ● صفحات 556 ● قیمت 900 روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ بیت السلام اردو بازار لاہور 0321-9350001
مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور 0300-8661763
مکتبہ سرگرمی اردو بازار لاہور 0321-4163595
مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور 0423-7351124
مکتبہ سلفیہ اردو بازار لاہور 0423-7361505
الحرمین پبلی کیشنز کراچی 0333-3030804
فصلی بک سنٹر کراچی 021-2629724
مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ 0321-7475072
دارالکتب گوجرانوالہ 0322-4074195

ناشر: ام القری پبلی کیشنز

سیالکوٹ روڈ سٹوڈنٹ گوجرانوالہ فون 0333-8110896, 0321-6466422

hasanshahid85@hotmail.com



اعلان داخلہ

الایمان اسلامک انسٹیٹیوٹ

جامع مسجد محمدی المحدث (شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد) میں

حفظ القرآن
16 جولائی 2016ء سے
میں داخلہ جاری ہے

شرائط: پرائمری پاس اور ناظرہ قرآن پڑھا ہو، پاکستانی ہو، حقیقی سرپرست کے علاوہ کسی کی سرپرستی قبول نہ ہوگی۔

حفظ القرآن میں خصوصیات:

- 1 ضبط منزل پسند کیا جائے گا
- 2 ترجمۃ القرآن کا مخصوص نصاب
- 3 فقہ المذہب 4 قواعد تجوید کا اجرا ہو
- 5 اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ اور مستقل تربیتی نصاب
- 6 تعلیم الدین کو سب 7 فن تفسیر کی
- 8 باقاعدہ تربیت
- 9 مڈل تک عصری تعلیم
- 10 یومیہ ہفتہ وار اور ماہانہ پرائمری رپورٹ مکمل تعلیمی ریکارڈ اور
- 11 والدین کو آگاہی
- 12 ماہر فن اور محقق اساتذہ کی بہترین ٹیم
- 13 متعلم طلباء کے لیے کشادہ بلاڈنگ، کھلے
- 14 ہو اور خوبصورت کمرے صاف ستھرا پاکیزہ ماحول
- 15 تین وقت معیاری اور لذیذ کھانا، دودھ اور پھلوں
- 16 CCTV کیمروں سے پورے سسٹم کی مکمل نگرانی
- 17 مستحق طلباء کے لیے وظائف
- 18 ہر ماہ کے آخر میں مجمع شعبہ جات کا نئسٹ اور تقریب تقسیم العامت
- 19 انتظامیہ مرکزی جس وقت

انتہائی سنجیدگی کیساتھ بھرپور توجہ

نوٹ: والدین ادارہ میں تشریف لا کر نظام خود ملاحظہ فرمائیں اور فائدہ اٹھاتے ہوئے آخرت میں سرمایہ کاری کریں۔

برائے
رابطہ حاجی محمد اکرم صاحب

0321-7655621

حاجی محمد سعید مٹانی صاحب

0322-8654670

Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

زیرنظامت

زیرامارت

حافظ الکریم رضا
ڈاکٹر عبدالحق
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

سینئر پروفیسر
پروفیسر شجاع الدین
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

تقدس حرمین کنونشن اسلام آباد

بتاریخ 21 اگست 2016ء بروز اتوار

بمقام کنونشن سنٹر، اسلام آباد

106 راوی روڈ لاہور
042-37729933

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان